کیا رجسٹرڈ "جماعت المسلمین" ایک تکفیری فرقہ ہے؟

رجسٹرڈ فرقہ کے اپنے لٹریچر اور بیانات کی روشنی میں
بیس (20) سے زائد ثبوتوں کے ساتھ حقیقت ملاحظہ فرمالیں۔

مؤلف:
ابو الاسجد محمد صدیق رضا

مکتبہ الاسجد کراچی

تزئین کار: أبو حنظلہ أنس (الہند)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کیا رجسٹرڈ "جماعت المسلمین" ایک تکفیری فرقہ ہے؟

تکفیر کا لغوی معنی یہ ہے کہ "کسی کو کافر قرار دینا" یہ "تکفیر" بذات خود حق بھی ہوتی ہے اور باطل بھی، لہذا یہ کہنا ممکن نہیں کہ ہر قسم کی "تکفیر" سراسر حق ہی ہے اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر قسم کی تکفیر سراسر باطل ہے۔ قرآن وحدیث میں جس تکفیر کی مذمت ہے وہ ناحق تکفیر ہے کہ کوئی ایسا کہ کوئی ایسا مسلم فرد جس میں کفر کی کوئی وجہ نہ ہو اسے کافر قرار دیا جائے۔ اور اسی ناحق تکفیر کے مرتکب کو "تکفیری" کہا جاتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوۡا وَ لَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ اَلۡقٰۤی اِلَیۡکُمُ السَّلٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا﴾

"اے لوگوں جو ایمان لائے ہو! جب تم اللہ کے راستہ میں سفر کرو تو خوب تحقیق کر لو اور جو تمہیں سلام پیش کرے اُسے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں" (النساء: ۹۴)

اس آیت کی تفسیر میں مسعود صاحب نے لکھا:

"اگر کوئی شخص تم کو سلام کرے تو تم نہ کہا کرو کہ تو مؤمن نہیں ہے، بغیر تحقیق کہ ایسی بات کہہ دینا صحیح نہیں، پہلے تحقیق کرو کہ وہ واقعی مومن ہے یا نہیں، محض شبہ کی بناء پر اُسے بے ایمان قرار نہ دو" (تفسیر قرآن عزیز، ج۳، ۲، ص: ۷۰۸)

یہ آیت ناحق تکفیر کے خلاف ایک واضح دلیل ہے کہ محض شک وشبہ کی بنا پر کسی ایک مسلم فرد کے ایمان کی نفی سے بھی اللہ تعالیٰ نے روک دیا یعنی منع فرما دیا کجا یہ کہ رجسٹرڈ جماعت جیسے متشدّد فرقے جو قوموں کی قومیں اور ملکوں کے ملک سبھی کے ایمان کی نفی کرتے ہیں اور محض اپنے فرقہ کے گنتی کے چند لوگوں ہی کو مسلم اور امت مسلمہ سمجھتے ہیں باقی سبھی ان کے نزدیک امت مسلمہ سے خارج ہیں۔ جیسا کہ آئندہ صفحات میں تفصیل سے بیان ہو گا۔ ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا خَیۡرًا مِّنۡہُمۡ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡہُنَّ ۚ وَ لَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَ لَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَ مَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ○﴾

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ کوئی عورتیں دوسری عورتوں کا ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ اپنے لوگوں پر عیب لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں

کے ساتھ پکارو، ایمان کے بعد فاسق ہونا برا نام ہے اور جس نے توبہ نہ کی سو وہی اصل ظالم ہیں" (الحجرات: ۱۱)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾

"اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیف دیتے ہیں بغیر کسی گناہ کے جو انہوں نے کمایا ہو تو یقیناً انہوں نے بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا" (الاحزاب: ۵۸)

مسعود صاحب نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا:

"جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمنہ عورتوں کو ایسے کام کی تہمت لگا کر جو انہوں نے نہ کیا ہو تکلیف پہنچاتے ہیں انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے اوپر لاد لیا" (تفسیر قرآن عزیز، ج ۷، ص: ۱۱۵۶)

سوچئے ذرا جب ایسے عام گناہ جو مومن مرد یا عورت نے نہ کیے ہوں اس کی تہمت سے مومن کو ایذاء پہنچتی ہے اور اس پر گناہ کا بوجھ پڑتا ہے تو ایمان والے جو کفر و شرک سے بری و بیزار ہیں اُن پر اس کی تہمت لگانا کس قدر ایذاء رسانی اور کسی قدر بھاری گناہ کا باعث ہوگا۔

تکفیر کی خطرناکی پر احادیث:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ: يَا كَافِرُ! فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا" "جس کسی نے اپنے بھائی سے کہا: اے کافر! پس یہ کلمہ ان دونوں میں سے کسی ایک پر لوٹے گا"

(صحیح البخاری: ۶۱۰۴)

سیدنا ابوذر الغفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ، اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ"

"کوئی شخص کسی شخص پر فسق یا کفر کی تہمت نہیں لگاتا مگر یہ کہ وہ تہمت اسی کی طرف پلٹتی ہے اگر اس کا ساتھی ویسا نہ ہو"

(بخاری: ۶۰۴۵)

سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اِنَّ مَا اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتّٰى رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدْئًا لِلْاِسْلَامِ غَيَّرَهُ اِلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَسَعٰى عَلٰى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ" قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَيُّهُمَا اَوْلٰى بِالشِّرْكِ، الْمَرْمِيُّ اَوِ الرَّامِيْ؟ قَالَ "بَلِ الرَّامِيْ"

"مجھے اس آدمی کا بڑا خوف ہے جو قرآن پڑھے گا، یہاں تک اس (کے تلاوت) کی تازگی اس کے چہرے پر ظاہر ہوگی اور وہ (بظاہر) اسلام کی مدد کرنے والا ہوگا۔ جس قدر اللہ چاہے گا اسے متغیر کر دے گا پھر وہ دین اسلام سے نکل جائے گا

اور دین کو اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیگا اور اپنے (مسلم) پڑوسی پر تلوار کے وار کرے گا اور اس پر شرک کی تہمت لگائے گا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (یہ سب سن کر) میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی (ﷺ) ان دونوں میں سے کون شرک کے زیادہ قریب ہوگا شرک کی تہمت لگانے والا یا جس پر یہ تہمت لگائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا: بلکہ شرک کی تہمت لگانے والا (خود شرک کے زیادہ قریب ہوگا)" (اعاذنا اللہ منہ)

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، ج ۱۸، مسند البزار، ج ۷، ص: ۲۲۱، ح: ۲۷۹۳، امام بزار نے اسے حسن قرار دیا، امام ابن کثیر نے اسے تفسیر میں سورۃ الاعراف آیت: ۱۷۵ کی تفسیر میں نقل کر کے فرمایا: "یہ سند جید ہے"۔ مجمع الزوائد، ج ۱، ص: ۱۸۷، علامہ ہیثمی نے بھی اسے حسن قرار دیا)

اس حدیث پر غور کیجیے رسول اللہ ﷺ نے جس آدمی کا ذکر کیا وہ قرآن پڑھنے والا ہوگا۔ تلاوتِ قرآن مجید کی تازگی اس کی چہرے پر ظاہر ہوگی۔

اس کے باوجود وہ اپنے پڑوسی پر شرک کی تہمت لگائے گا۔ "تہمت" کا لفظ قابل غور ہے۔ تہمت یعنی بہتان اس کو کہتے ہیں کہ کسی کو ایسی بات کا الزام دیا جائے جو اس میں نہ ہو تو وہ تہمت یا بہتان کہلاتی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الغیبۃ، سنن ابی داؤد ۴۸۷۴)

رجسٹرڈ فرقہ کا بھی یہی حال ہے کہ خاص طور پر امت مسلمہ میں سے اہل حدیث اور دیگر ایسے موّحد مسلم جو کفر و شرک سے بری ہیں اُن پر بھی کفر و شرک کے بہتان لگاتے ہیں حالانکہ اس کے لیے جو آیات پڑھتے ہیں ان میں جن اعمال کو شرک و کفر کہا گیا ہے اُن اعمال سے وہ بالکل بری ہیں۔

مثال کے طور پر یہ سورۃ الروم کی آیات پڑھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۙ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ○﴾

"اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ (یعنی) ان لوگوں میں سے (نہ ہو جاؤ) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے بن گئے تمام فرقے جو (فرقہ وارانہ مذہب) اُن کے پاس ہے اسی میں مگن ہیں" (ترجمہ از مسعود صاحب)

عام طور پر یہ آیت پیش کرتے ہیں اس میں تو "تفریق فی الدین" دین میں تفریق، دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گروہ گروہ ہو جانے کو مشرکین کا عمل بتلایا گیا ہے، اور ان سے پہلے والی آیت میں لوگوں کو فطرت اسلام پر پیدا کرنے کا ذکر ہے۔

تمام انبیاء علیہم السلام کے دین میں جو بات موجود ہے وہ توحید و رسالت اور ایمانیات ہیں، اسی چیز کو دین کہا گیا ہے باقی مسائل کا اختلاف تو مختلف انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں میں بھی رہا ہے۔ اگر ان تمام تفصیلات سے صرفِ نظر کیا جائے

تب بھی دین قرآن وحدیث ہے اور الحمدللہ اہل حدیث ودیگر توحید وسنت پر قائم دنیا جہاں کے مسلم لوگ اس پر قائم ہیں پورے دین کو مانتے ہیں ان پر قرآن مجید کی یہ آیات فٹ کر کے انہیں مشرک قرار دینا نرا بہتان ہے۔ حدیث کے مطابق بہتان لگانے والوں پر ہی شرک وکفر کا حکم لوٹے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایسے بہتانات سے چھٹکارا عطا فرمائے۔ آمین

سرِ دست انہی چند دلائل پر اکتفاء کرتے ہوئے ہم آگے بڑھتے ہیں اور آپ کے سامنے وہ ثبوت پیش کرتے ہیں جن سے ان کا تکفیری ہونا روزِ روشن کی طرح واضح ہوتا ہے۔ مسعود صاحب نے ۱۴۱۵ھ کو ایک کتابچہ "وقار علی صاحب کا خروج" کے نام سے لکھا۔ اس کے آغاز میں ایک خط کا ذکر ہے اس کا کچھ مضمون ملاحظہ کیجیے لکھا ہے:

"آپ نے میری بیماری کے زمانہ میں.........ایک پرچہ مجھے دیا تھا جس میں آپ کے غلط عقائد تحریر تھے.........آپ نے وہ پرچہ مجھے دیا تھا کہ میں صحیح عقائد اور اُن کے دلائل لکھ دوں.........آپ کو میرے جواب کا انتظار کرنا چاہیے تھا لیکن آپ بغیر انتظار کیے ان غلط عقائد کا پرچار کر رہے ہیں" (وقار علی صاحب کا خروج، ص:۲، آئینہ دار، ص:۵۲۸)

تنبیہ: آئینہ دار سے مراد مسعود صاحب کے تمام پمفلٹس اور کتابچوں کا مجموعہ ہے جس کا نام "جماعت المسلمین کی دعوات اور تحریک اسلام کی آئینہ دار" ہیں، اس مضمون میں اس طویل نام کے بجائے مختصراً آئینہ دار لکھا جائے گا۔

مسعود صاحب کے بقول وقار صاحب نے جو عقائد تحریر کیے تھے وہ غلط عقائد تھے ان کے مقابلہ میں مسعود صاحب نے جو کچھ لکھا وہ صحیح عقائد تھے۔ جیسا کہ کتابچہ میں لکھا ہے۔ "اب ملاحظہ فرمائیے وقار علی صاحب کے ان غلط عقائد و نظریات کے جوابات" (وقار علی صاحب کا خروج، ص:۳، آئینہ دار، ص:۵۲۹)

مسعود احمد صاحب نے بار بار جن عقائد کو غلط قرار دیا ان سے ان کا تکفیری ہونا واضح ہو جاتا ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

تکفیری ہونے کا پہلا ثبوت

غلطی فہمی: جماعت المسلمین اور تمام فرقے امّت مسلمہ میں شامل ہیں۔

ازالہ: "امّت میں تو بے شک شامل ہیں لیکن امت مسلمہ میں شامل نہیں" (وقار علی صاحب کا خروج، ص:۴، آئینہ دار، ص:۵۳۰)

بات بڑی واضح ہے کہ مسعود صاحب نے اپنے فرقہ کے علاوہ بلا استثنٰی تمام مسلم لوگوں کو امتِ مسلمہ سے خارج قرار دے کر اُن کی تکفیر کر دی۔ رجسٹرڈ فرقہ میں بیجا تاویلات کے ماہر حضرات اگر یہ کہہ دیں کہ یہ تکفیر نہیں تو پھر اپنے رجسٹرڈ فرقہ کے بارے میں صرف اتنا سا ہی لکھ دیں کہ "جماعت المسلمین رجسٹرڈ امت مسلمہ میں شامل نہیں"۔ اگر وہ نہیں لکھیں اور ہر گز نہیں لکھیں گے تو ان کے باطل تاویلات کا راز وہ خود فاش کر دیں گے۔

تکفیری ہونے کا دوسرا ثبوت

مسعود صاحب نے لکھا ہے:

غلط فہمی: "جو شخص تمام فرقوں سے علیحدہ ہو کر صرف قرآن وحدیث پر عمل کرے وہ مشرک نہیں میں اُسے مسلم سمجھتا ہوں"۔ (وقار علی کا خروج، ص:۵، آئینہ دار، ص:۵۳۱)

اس صحیح بات کو "غلط فہمی" قرار دینے کا واضح مطلب یہی ہے کہ مسعود صاحب کے نزدیک "صرف قرآن وحدیث پر عمل کرنے والا مسلم نہیں بلکہ مشرک ہی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ اس سیدھی سی بات کو "غلط فہمی" کا عنوان نہ دیتے"۔

اب اس کے جواب میں مسعود صاحب نے بزعم خود اس کا جو ازالہ فرمایا وہ بھی ملاحظہ کیجیے لکھا ہے:

"ایسا شخص نہ قرآن پر عمل کرتا ہے اور نہ حدیث پر، قرآن مجید میں "وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا" اس کا عمل اس آیت پر نہیں۔ حدیث میں ہے "تلزم جماعة المسلمين وإمامهم" اس کا عمل اس حدیث پر نہیں تو پھر یہ کہنا کہ وہ قرآن وحدیث پر عمل کرتا ہے صحیح نہیں" (وقار علی کا خروج، ص۵، آئینہ دار، ص:۵۳۱)

تبصرہ: یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ایک آیت اور ایک حدیث پر اگر عمل نہیں تو اس کے بارے میں یہ فیصلہ کر دیا جائے کہ یہ نہ قرآن پر عمل کرتا ہے نہ حدیث پر اور وہ "مسلم" بھی نہیں، ایسے تو پھر بانی فرقہ مسعود صاحب اور ان کے بنائے رجسٹرڈ فرقہ کا کوئی بھی فرد مسلم نہیں رہتا کیونکہ قرآن مجید ایک بڑا حصہ قِتال فی سبیل اللہ / جنگ کے بارے میں ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے فرمایا:

❶ ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ (البقرہ ۲۱۶)

"(اے ایمان والو) تم پر (اللہ کے راستے میں) لڑنا فرض کیا جاتا ہے، اگرچہ یہ تم کو ناگوار تو ضرور گزرے گا لیکن یہ عین ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے حق میں اچھی ہو اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور (یہ تو) اللہ ہی خوب جانتا ہے......... تمہیں اس کا علم نہیں" (ترجمہ از مسعود صاحب)

اس آیت میں اللہ کی راہ میں قتال، لڑنا جنگ کرنا فرض کیا گیا ہے لیکن رجسٹرڈ فرقہ نے کبھی قتال نہیں کیا۔ اس آیت پر ان کا عمل نہیں۔

❷ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾

"اور (اے ایمان والو) دشمن (سے مقابلہ) کے لیے جہاں تک تم سے ہو سکے (فوجی) قوّت (جنگی ساز و سامان اور سرحد کی حفاظت کے لیے گھوڑوں کا اہتمام کرتے رہو تاکہ) اس (فوجی) قوّت کے ذریعہ تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کو مرعوب کر سکو" (ترجمہ از مسعود احمد صاحب)۔(الانفال ۶۰)

رجسٹرڈ فرقہ کی کوئی تیاری ہی نہیں نہ فوجی قوت نہ جنگی ساز و سامان نہ گھوڑے نہ توپ ٹینک نہ ہی ان کے استعمال کی تربیت، تو مطلب رجسٹرڈ فرقہ کا اس آیت پر بھی عمل نہیں۔

3 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی﴾

"اے ایمان والو مقتولین کے سلسلہ میں تم پر قصاص فرض کیا جاتا ہے" (ترجمہ از مسعود احمد صاحب)

اس آیت پر بھی رجسٹرڈ فرقہ کا عمل نہیں اور ایسی کئی آیات نقل کی جا سکتی ہیں اسی طرح ایسی احادیث بھی کئی ہیں جن پر ان کا عمل نہیں۔ مثال کے طور پر:

① سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ"

"جس نے کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کی اور دل سے عہد کیا تو وہ اس امام کی اطاعت کرے اگر اس کی استطاعت ہو پس اگر دوسرا (امام) آجائے جو اُس امام سے جھگڑے تو اس کی گردن مار دینا" (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، سنن ابی داؤد، ح: ۴۲۴۸، سنن نسائی: ۴۱۹۱)

رجسٹرڈ فرقہ کا اس حدیث پر بھی عمل نہیں کیوں کہ ان کے نزیک "امام کل عالم" اور "امیر کل عالم" پہلے مسعود صاحب تھے اور اب اشتیاق صاحب ہیں لیکن ساری دنیا کے لوگ اپنے اپنے ملکوں میں حکمران بنائے بیٹھے ہیں اور بیس پچیس کے قریب تو "جماعت المسلمین" بن چکی ہیں، ہر ایک فرقہ نے اپنا الگ الگ امیر بنا لیا ہے لیکن رجسٹرڈ فرقہ والے انہیں قتل نہیں کرتے۔

② سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ"

"جس نے اپنا دین بدلا (مرتد ہوا) اُسے قتل کر دو" (صحیح البخاری: حدیث نمبر ۳۰۱۷)

ان کے نزدیک جو ان کا رجسٹرڈ فرقہ چھوڑ دے وہ مرتد ہے جیسا کہ ایسے فرد کو "مرتد" نہ سمجھنے کو مسعود صاحب نے

غلط عقیدہ اور غلط فہمی قرار دیا، لکھا ہے:

غلط فہمی نمبر ۵: جو شخص جماعت المسلمین چھوڑ دے وہ مرتد نہیں۔ (وقار علی صاحب کا خروج، ص: ۶، آئینہ دار ص: ۵۳۲)

اگر یہ "غلط فہمی" ہے تو "صحیح فہمی" یہی ہو گی کہ رجسٹرڈ فرقہ چھوڑنے والا مرتد ہے۔ جیسا کہ ان کے اس وقت کے امیر اشتیاق صاحب نے نام لے لے کر لوگوں کو مرتد قرار دیتے ہوئے کہا:

"جیسا کہ آپ اور ہم سب کو معلوم ہے کہ وقار علی شاہ، ساجد ربانی، نورالامین یہ سب مرتد ہو چکے ہیں، جن کے نام لکھ کر بھیجے آپ نے ....جماعت سے نکلنے کے بعد یہ سب اُن کی تباہیاں ہیں آپ دیکھیں ان کے اوپر، ان کے چہرے دیکھیں ان کا لباس دیکھیں سب کچھ آپ کو غلط دکھائی دے گا، جب تک جماعت میں تھے اللہ کا شکر تھا، جماعت چھوڑ گئے تو کہاں ہے ان کے آپ نام لکھ کر دے رہیں مجھے۔ یہ سب مرتد ہیں، یہ اگر جماعت المسلمین کی حکومت ہوتی تو یہ سب قتل ہو جاتے۔ تو شکر ہے حکومت نہیں ہے تو یہ نکل بھی گئے" (وائس ریکارڈنگ موجود ہے)

چہروں میں کیا غلطی واقع ہو گئی الحمد اللہ محترم شیخ نورالامین صاحب اور برادر گرامی ساجد ربانی صاحب سے بارہا ملاقات ہوئی چہرے بالکل ویسے ہی نورِ سنت سے جگمگا رہے ہیں، اور لباس میں بھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ دینِ اسلام پر قائم ہیں لیکن رجسٹرڈ فرقہ پرست امیر نے ان پر مرتد ہونے کی تہمت لگائی۔ لیکن قتل نہیں کر سکتے اور عقل تو دیکھیں ان کے امیر صاحب کی کہ اسلامی حکومت نہ ہونے پر شکر ادا فرما رہے ہیں۔

الغرض کہ یہ ان آیات واحادیث پر عمل نہیں کرتے تو پھر یہ لوگ خود اپنے ہی اصول پر مسلم نہیں ہیں۔ اگر یہ کہیں کہ نہیں جی ہم تو مسلم ہی ہیں لیکن چونکہ ہمارے پاس حکومت واقتدار نہیں اس لیے ہم ان اور ان جیسی دیگر بہت سی آیات واحادیث پر عمل نہیں کر سکتے۔

اس کے دو جوابات دیے جا سکتے ہیں:

① ایک تو یہ کہ جب امیر کی اطاعت امیر وجماعت سے لزوم بیعت وغیرہ کے متعلق آپ سے کہا جاتا ہے کہ یہ آیات واحادیث حکومت واقتدار سے متعلق ہیں۔ امام سے مراد حاکم وقت ہے تو آپ کہتے ہیں کہ "حکومت کی شرط" نہیں۔ تو پھر ان آیات واحادیث میں بھی حکومت کی شرط نہیں، یا تو آپ حکومت کی شرط دکھائیں اگر نہیں دکھا سکتے تو پھر آپ اپنے ہی فتوے سے غیر مسلم ثابت ہوتے ہیں۔

② دوسرے یہ کہ جس طرح آپ ان آیات واحادیث پر عمل نہ کرنے کے باوجود بھی مسلم ہیں کیونکہ آپ کے فہم کے مطابق اس کے لیے حکومت کی ضرورت ہے تو اسی طرح توحید وسنت قرآن وحدیث پر قائم شرک وکفر سے بری ہر مسلم بھی آپ کی پیش کردہ آیات واحادیث پر آپ کے فہم کے مطابق عمل نہ کرنے کے باوجود مسلم ہی ہیں کا فریا

مشرک نہیں۔ کیونکہ قرآن وسنت کے دلائل اور خود آپ کے مسلمات کے مطابق بھی یہ آیات واحادیث حاکمِ وقت کے لیے ہیں نہ کہ کسی مجبور محض محکوم مطلق فرد کے لیے۔ (تفصیل کے لیے ہمارا مضمون "حدیث تلزم جماعۃ المسلمین کا مفہوم اور رجسٹرڈ فرقہ" دیکھ سکتے ہیں)

تکفیری ہونے کا تیسرا ثبوت

مسعود صاحب نے لکھا:

غلط فہمی نمبر ۳: جو شخص جماعت المسلمین کے امیر کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرتا وہ کافر نہیں ہے کیونکہ بیعت شرط ایمان نہیں۔ (وقار علی صاحب کا خروج، ص: ۵، آئینہ دار، ص: ۵۳۱)

ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ مسعود صاحب نے کتابچہ کی تمہید میں ہی ان عقائد کو "غلط عقائد" قرار دیا اور پھر ایسے ہر عقیدہ کو جو تکفیر کے خلاف ہو "غلط فہمی" کا نام دیا۔ اگر یہ تکفیری نہ ہوتے تو کبھی ایسا نہ کرتے لیکن ان کے نزدیک ہر وہ شخص جو ان کے امیر کی بیعت نہیں کرتا وہ مسلم نہیں کافر ہی ہے۔ اس لیے مسعود صاحب کو یہ صحیح باتیں "غلط عقائد" اور "غلط فہمیاں" نظر آئیں اور ان باتوں کی جناب نے تردید بھی کی۔

تکفیری ہونے کا چوتھا ثبوت

اشتیاق صاحب امیر رجسٹرڈ فرقہ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا:

"امیر صاحب کوئی ایسا شخص جو اپنی پوری زندگی قرآن وسنّت کے مطابق گزارتا رہا اور قرآن وسنت کی تعلیم وتدریس میں لگا رہا اس حال میں دنیا سے رخصت ہوا کہ اس نے جماعت المسلمین کے امیر کی بیعت نہیں کی تھی، اس کی مغفرت کی دعا کی جاسکتی ہے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

"اس کے بارے میں حکم یہی ہے قرآن وحدیث کا کہ وہ مسلم نہیں تھا صحیح مسلم کی روایت ہے کہ جو آدمی بیعت کرتا ہے امیر کے ہاتھ پہ جماعت میں آجاتا ہے اور جو بیعت نہیں کرتا وہ جماعت میں آتا ہی نہیں ہے۔ جب وہ قرآن وسنت کی پیروی کر رہا تھا تو یہ سنت پوری کیوں نہیں کی؟"

بات بڑی واضح ہے۔ دوسرا ثبوت پیش کرتے ہوئے ہم نے مسعود صاحب کی جو تحریر نقل کی اشتیاق صاحب کا یہ بیان اسی کا "وائس ورژن" ہے۔ اشتیاق صاحب کے نزدیک بھی جو ان کے فرقہ کے امیر کی بیعت نہیں کرتا وہ "مسلم نہیں" یہ کھلم کھلا تکفیر ہے۔ باقی صحیح مسلم کے نام پر اشتیاق صاحب نے جو بیان فرمایا یہ ان کی گھڑی ہوئی حدیث ہے، صحیح مسلم میں ایسا کچھ نہیں۔

تکفیری ہونے کا پانچواں ثبوت

مسعود صاحب نے لکھا:

"غلط فہمی نمبر ۵ "جو شخص جماعت المسلمین چھوڑ دے وہ مرتد نہیں ہے" (وقار علی صاحب کا خروج، ص:۶، آئینہ دار، ص: ۵۳۲)

چونکہ ان کے نزدیک ایسا شخص مرتد ہی ہوتا ہے جیسا کہ اشتیاق صاحب کا بیان گزرا تو اسی لیے مسعود صاحب نے اس صحیح بات کو "غلط فہمی" کا نام دیا۔ یہ بھی تکفیری ہونے کا ثبوت ہے۔

تکفیری ہونے کا چھٹا ثبوت

مسعود صاحب نے لکھا:

"غلط فہمی نمبر ۷، ابن حجر، سیوطی مسلم تھے، البانی اور ابن باز وغیرہ مسلم ہیں۔ (وقار علی کا خروج، ص:۶، آئینہ دار، ص: ۵۳۲)

تبصرہ: اگر مسعود صاحب ان ائمہ و محدثین امام ابن حجر، امام سیوطی، علامہ محمد ناصر الدین البانی اور علامہ عبد العزیز بن عبداللہ بن باز رحمہم اللہ کو مسلم مانتے تو وقار علی صاحب کی اس بات کو غلط عقائد میں شمار نہ کرتے اور اسے "غلط فہمی" کا عنوان نہ دیتے۔ لیکن چونکہ ان کے خود ساختہ عقائد کے مطابق دین اسلام کی عظیم خدمات بجالانے والے یہ جلیل القدر اہل علم مسلم نہیں تھے تو مسعود صاحب کو یہ بات بھی "غلط عقائد" کا ایک حصہ اور "غلط فہمی" ہی نظر آئی۔

اور اس کا ازالہ کرتے ہوئے مسعود صاحب نے لکھا:

"ہم کسی کو کافر نہیں کہتے لیکن کفر کو کفر کہہ سکتے ہیں۔ ہم وہی کہتے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا تھا "علمها عند ربي في كتاب" یا یہ کہتے ہیں "تلك امة قد خلت لها ما كسبت" (حوالہ مذکور)

تبصرہ: سوال سرے سے یہ نہیں تھا کہ آپ انہیں کافر کہتے ہیں لیکن مسعود صاحب نے کافر "کہنے" کی نفی فرمادی۔ تو اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں نکلتا کہ آپ کافر "سمجھتے" بھی نہیں۔ قائل نے تو بس ان افراد کو "مسلم" لکھا تھا۔ آپ نے ان کی بات کو "غلط فہمی" کا عنوان دے کر اپنا عقیدہ ظاہر کر دیا۔ اور آیت بھی وہ پیش فرمائی جو موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سوال کے جواب میں کہا تھا مکمل بات ملاحظہ کیجیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ○ قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَابٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى ○﴾ (طٰہٰ: ۵۱،۵۲)

"(فرعون نے) کہا اگلے لوگوں کا کیا حال ہے؟ (موسیٰ نے) کہا ان لوگوں (کے انجام) کا حال میرے رب کے پاس لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے" (ترجمہ از مسعود صاحب)

ان آیات کی تفسیر میں مسعود صاحب نے لکھا:

"فرعون کے اس سوال کا جواب کہ اگلے لوگوں کا کیا حال ہے (کیا ان سب کو بھی عذاب ہوگا) وہ بھی تو آخر اسی راستہ پر تھے جس راستہ پر میں ہوں، کیا ہمارے آباءواجداد سب گمراہ تھے؟ موسیٰ علیہ السلام نے بڑی خوش اسلوبی سے جواب دیا اور فرعون کو خاموش کر دیا۔ فرعون کے سوال کا جواب اشتعال انگیز بھی ہو سکتا تھا اور پوری قوم اور خود فرعون بھی اس جواب سے غصہ میں بھڑک سکتا تھا" (تفسیر قرآن عزیز، ج۶، ص:۴۸۱)

فرعون کے آباءواجداد تو خود مسعود صاحب کے مطابق بھی کافر و گمراہ تھے اس لیے سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے یہ جواب دیا کہ ان کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں محفوظ ہے اور پھر موسیٰ علیہ اسلام نے جب تکذیب کرنے والوں کے لیے عذاب کی وعید بیان فرمائی (طہ:۴۸) تب اُس کے سوال پر یہ جواب دیا۔

مسعود صاحب سے یہ تو نہیں پوچھا گیا تھا کہ اسلام کے ان عظیم سپوتوں کو عذاب ہوگا یا نہیں یہ جنت میں ہیں یا جہنم میں اور پھر یہ اہلِ علم قوم فرعون کی طرح مشرک تو نہیں تھے۔ ان اہل علم کی تالیفات و کتب موجود ہیں جن سے ان کا دین ایمان بالکل واضح ہے اس کے باوجود ایسا جواب دینار جسٹرڈ فرقہ کی تکفیریّت کا روشن ثبوت ہے۔

تکفیری ہونے کا ساتواں ثبوت

مسعود صاحب نے لکھا:

"ہم اس کتابچہ میں ان فرقوں کو نظر انداز کرتے ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں سمجھا جاتا۔ ہم تو ان فرقوں کا ذکر کر رہے ہیں جو اسلام کے قریب مانے جاتے ہیں حالانکہ وہ بھی قریب نہیں ہیں۔ ان فرقوں سے ہماری مراد اہل سنت کے پانچ فرقے ہیں یعنی اہل حدیث، حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی"

(مذاہب خمسہ اور دین اسلام، ص:۱۶، آئینہ دار، ص:۱۱۸)

تبصرہ: مسعود صاحب اور ان کے بنائے رجسٹرڈ فرقے کا تکفیری ہونا اس عبارت سے بھی بالکل واضح ہے۔ کسی نے اس کی حقیقت بیان کرتے کہا تھا کہ اگر آپ یہ کہیں کہ فلاں شخص پشاور کے قریب ہے تو وہ کسی بھی وقت پشاور شہر میں داخل ہو سکتا ہے لیکن اگر یہ کہا جائے کہ پشاور تو پشاور وہ پشاور کے قریب نہیں تو مطلب اس کا پشاور میں داخل ہونے کا امکان بھی نہیں (ملخصاً) تو مسعود صاحب کے نزدیک مذاہب اربعہ کے ساتھ ساتھ اہل حدیث بھی اسلام کے قریب نہیں داخل ہونا تو دور کی بات ہے۔

پھر لطف تو یہ ہے کہ آگے مسعود صاحب نے اپنی بات ثابت کرنے کے لیے نو(۹) مثالیں پیش کی ہیں جن کا تعلق اسلام کے بنیادی عقائد سے تو کجا سرے سے وہ مثالیں عقائد کی نہیں بلکہ سبھی مسائل ہیں اور اختلافات بھی اجتہادی نوعیت کے ہیں۔ اور اعمال میں ہیں جن کے بارے میں خود مسعود صاحب نے لکھا:

"اجتہادی اختلاف اعمال میں تو ہو سکتا ہے اور اس کو گوارا کیا جا سکتا ہے لیکن جب یہ اختلاف عقائد کی حد تک پہنچ جائے، شرک کو توحید سمجھ لیا جائے تو پھر یہ برداشت نہیں ہو سکتا" (تلاش حق، ص:٦٦)

ایک اور مقام پر مسعود صاحب نے لکھا:

"جنگ بنو قریظہ کے موقع پر بعض صحابہ نے عصر کی نماز راستے میں پڑھ لی اور بعض نے بنو قریظہ پہنچ کر پڑھی" (صحیح بخاری)

ظاہر ہے ایک جماعت نے ضرور حدیث کو صحیح طور پر نہیں سمجھا تھا لیکن اس کے باوجود ان میں سے کسی کو بھی رسول اللہ ﷺ نے گنہگار قرار نہیں دیا۔ صحیح یہی ہے کہ اگر کوئی شخص آیت یا حدیث کا مطلب غلط سمجھ جائے اور اپنی سمجھ کے مطابق عمل کرے تو وہ معذور ہے البتہ جب اُس کو معلوم ہو جائے کہ اس کو غلط فہمی ہو گئی تھی تو اس کو اپنی غلطی سے فوراً رجوع کرنا چاہیے۔ (التحقیق فی جواب التقلید، ص:١٣٥)

ایک اور مقام پر مسعود صاحب نے لکھا:

"فہم کے اختلاف سے اجتہادی اختلاف ایک فطری چیز ہے لیکن حق کے واضح ہو جانے کے بعد اپنے اجتہاد پر قائم رہنا بہت بری بات ہے اور ہم اسی کی برائی بیان کرتے ہیں" (الجماعۃ، ص:٤٥، آئینہ دار، ص٦١٤)

اب مسعود صاحب کے تحریر کردہ ان اقتباسات پر غور کیجیے:

▲ اعمال میں اجتہادی اختلاف ہو بھی سکتا ہے اور گوارا بھی ہے۔

▲ اگر کوئی جماعت حدیث کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکی تو گناہ گار نہیں۔

▲ جو اپنی سمجھ و فہم کے مطابق عمل کرے تو وہ معذور ہے۔

▲ فہم کے اختلاف سے اجتہادی اختلاف ایک فطری چیز ہے۔

اس کے باوجود "مذاہب خمسہ" نامی کتابچہ میں اتنی شدّت وحدت اور اتنی سختی کہ مسائل کی بنیاد پر ہی تکفیر کر دی۔

جبکہ "الجماعۃ" نامی کتابچہ میں مسعود صاحب نے ہی لکھا:

"عقائد کی خرابی تو کافر کر دیتی ہے، اعمال کی خرابی سے کافر نہیں ہوتا" (الجماعۃ، ص:٣٨، آئینہ دار، ص:٦٠٧)

اس کے باوجود بھی "مذاہب خمسہ" نامی کتابچہ میں مسائل جن کا تعلق اعمال ہی سے ہے ان کی بنیاد پر اسلام کے قریب بھی نہ ماننا جو کہ تکفیر ہی ہے یہ یقیناً ان کے تناقض و تضاد فکری کی واضح مثال ہے۔

تکفیری ہونے کا آٹھواں ثبوت

مسعود صاحب نے لکھا:

"اعتراض: جو شخص تمام فرقوں سے علیحدہ ہو کر صرف قرآن و حدیث پر عمل کرے وہ مشرک نہیں بلکہ مسلم ہے"
جواب: "یہ فریب نفس ہے ایسا شخص نہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہے اور نہ حدیث پر عمل کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا﴾ لیکن اس کا عمل مذکورہ آیت کے خلاف ہے"
(اعتراضات اور ان کے جوابات، ص:٦)

تبصرہ: اندازہ لگا لیجیے ان کی ذہنیت اور فکر و منہج کا کہ "صرف قرآن و حدیث پر عمل کرنے والے کو مسلم سمجھنا اور مشرک نہ سمجھنا ان کے نزدیک ایک "اعتراض" ہے اور ایسا اعتراض ہے کہ جس کا مختلف کتابچوں میں معمولی سی تبدیلی کے ساتھ بار بار جواب دینا انتہائی ضروری ہے۔ ایک بار "غلط فہمی" کے عنوان سے پھر دوسری بار "اعتراض" کے عنوان سے۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ان کے نزدیک "صرف قرآن و حدیث پر عمل فریبِ نفس ہے"۔ مطلب تو واضح ہے کہ جب تک کوئی ان کی مکمل فکر و فہم اپنا کر ان کے فرقے کا حصہ نہ بن جائے تب تک وہ کافر اور مشرک ہی ہے، مسلم نہیں۔ اور یہ ان کے تکفیری ہونے کا واضح ثبوت ہے۔ باقی رہی بات مسعود صاحب کے اس دعویٰ کی کہ نہ وہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہے اور نہ ہی حدیث پر تو اس کی وضاحت ہم "تکفیری ہونے کا دوسرا ثبوت" کے زیرِ عنوان کر چکے ہیں۔ الحمد للہ

تکفیری ہونے کا نواں ثبوت

مسعود صاحب نے لکھا:
"الجماعۃ کے علاوہ جو فرقہ ہیں جن سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے وہ کیا ہیں؟ مسلم ہیں یا کچھ اور؟ اگر وہ مسلم ہیں تو پھر وہ فرقے بھی وہ جماعت المسلمین ہوئے ایسی صورت میں کون سی جماعت المسلمین سے چمٹا جائے اور حدیث مذکور پر کس طرح عمل ہو؟ اور اگر وہ مسلم نہیں ہیں جیسا کہ مخالفین حدیث کے مضمون سے منطقی نتیجہ نکالتے ہیں تو آخر پھر وہ کیا ہیں؟" (الجماعۃ، ص:٩، آئینہ دار، ص:٥٧٨)

تبصرہ: مسعود صاحب نے مخالفین کے نام پر اپنا ذاتی عقیدہ بیان کر دیا کہ جو جماعت المسلمین رجسٹرڈ میں نہیں وہ مسلم نہیں، محاورہ کی زبان میں اسے کہا جاتا ہے کہ "دوسروں کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلانا"۔ مسعود احمد صاحب نے تو اس بات کا کوئی ثبوت نہیں دیا کہ یہ مخالفین کا نکالا ہوا نتیجہ ہے لیکن ہم اپنے رب کے فضل و کرم و احسان سے اس بات کا ثبوت دے دیتے ہیں کہ یہ مسعود صاحب کا اپنا عقیدہ و نظریہ اور نکالا ہوا نتیجہ ہے چنانچہ "الجماعۃ" نامی کتابچہ سے کافی پہلے مسعود صاحب نے "دعوت حق" کے نام سے ایک کتابچہ لکھا تھا جس میں اسی حدیث کو نقل کر کے لکھا:

"اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنتی طائفہ جماعت المسلمین ہوگی باقی سب فرقے ہوں گے ان پر جماعت المسلمین کا اطلاق نہیں ہوگا" (دعوت حق، ص: ۱۲، آئینہ دار، ص: ۹۴)

حقیقت تو یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ بات کہیں نہیں کہ جماعت المسلمین جنتی طائفہ ہوگا وغیرہ۔ یہ سب مسعود صاحب کے قیاسات ہیں لیکن مسعود صاحب نے یہ نتیجہ نکالا باقی سب فرقے ہوں گے ان پر جماعت المسلمین اور ان کی تشریح کے مطابق "امت مسلمہ" کا اطلاق نہیں ہوگا۔ اور بعد میں بھی مسعود صاحب یہی نتیجہ نکالتے رہے ہیں، چنانچہ جب وقار صاحب نے رجسٹرڈ فرقہ کے تکفیری عقائد سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا تو مسعود صاحب نے کتابچہ کے تقریباً ایک سال بعد "اظہار حقیقت" کے عنوان سے ایک پرچہ نکالا جس میں لکھا:

"وقار صاحب نے ہم پر الزام لگایا ہے کہ ہم فرقوں کو کافر کہتے ہیں۔ ہم تو کافر نہیں کہتے البتہ رسول اللہ ﷺ فرقوں کو مسلم نہیں کہتے۔ تلزم جماعت المسلمین اور "فاعتزل تلك الفرق كلها" ایک ہی حدیث میں ہے ایک جماعت کو اللہ کے رسول ﷺ نے مسلمین کہا باقی سب کو فرقے۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ فرقے مسلم نہیں ہیں"
(اظہار حقیقت نمبر ۱، مورخہ ۲۵ رجب ۱۴۱۶ھ)

بات بڑی صاف ہے کہ مسعود احمد صاحب نے نہ صرف یہ کہ ایسا نتیجہ نکالا بلکہ غلو کی انتہا تو یہ ہے کہ اپنے نکالے نتیجہ کو بے دھڑک رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دیا کہ "رسول اللہ ﷺ فرقوں کو مسلم نہیں کہتے" حالانکہ اس حدیث کے علاوہ بھی کسی حدیث میں یہ بات نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی جسارت ہے کہ انسان اپنی بات کو اپنے فہم اور ذاتی خیال کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دے اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر مسلم کو اس ذہنی پستی سے محفوظ رکھے۔ آمین

چونکہ مسعود صاحب اور پھر ان کی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے ان کے فرقے کا ہر فرد اپنے تکفیری نظریات کو تقویت دینے کے لیے اس حدیث سے غلط استدلال کرتے ہیں تو خاص اس اعتبار سے بھی اس کی کچھ وضاحت کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ویسے تو اس حدیث میں جماعت اور امام سے کیا مراد ہے اس پر میرا مکمل مضمون موجود ہے۔ "حدیث تلزم جماعة المسلمين وإمامهم کا مفہوم اور رجسٹرڈ فرقہ"۔

لیکن یہاں صرف تکفیری نظریات کے رد کے لیے مختصراً کچھ عرض کیے دیتا ہوں، وہ بھی اپنی طرف سے نہیں بلکہ اہل علم کی کتب سے۔

امام ابو العباس احمد بن عمر بن ابراہیم القرطبیؒ (المتوفی: ۶۵۶ھ) آپ نے صحیح مسلم کی شرح کی جس کا نام "المفهم لما أشكل من تلخيص كتابِ مسلم" ہے امام ابن حجر عسقلانیؒ بھی فتح الباری میں بعض مقامات پر ان کی

تشریحات نقل فرماتے ہیں۔ آپ نے "فاعتزل تلك الفرق كلها" کی شرح میں لکھا:

"هٰذَا أمرٌ بِالاعْتِزَالِ عِندَ الْفِتَنِ وَهُوَ عَلَى جِهَةِ الْوُجُوبِ لِأنَّهُ لَا يَسْلَمُ الدِّيْنُ إِلَّا بِذٰلِكَ وَهٰذَا الاعْتِزَالُ عِبَارَةٌ عَنْ تَرْكِ الانْتِمَاءِ إِلَى مَنْ لَمْ تَتِمَّ إِمَامَتُهُ مِنَ الْفِرَقِ الْمُخْتَلِفَةِ فَلَوْ بَايَعَ أهْلُ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ لِوَاحِدٍ مَوْصُوفٍ بِشُرُوطِ الْإِمَامَةِ لَانْعَقَدَتْ لَهُ الْخِلَافَةُ وَحَرُمَتْ عَلَى كُلِّ أحَدٍ الْمُخَالَفَةُ"

اعتزال کا یہ حکم فتنوں/آزمائشوں کے وقت ہے اور یہ بطور وجوب کے ہے چونکہ اس کے علاوہ دین محفوظ نہیں رہتا اور اس اعتزال سے مراد یہ کہ مختلف گروہوں میں سے وہ افراد جن کی امامت مکمل نہیں ان کی طرف منسوب ہونا چھوڑ دے پس اگر اہل حل وعقد/قوم کے سرکردہ لوگ/اتھارٹیز جب کسی ایسے فرد کی بیعت کر لیں کہ جس میں امامت کی شروط پائی جاتی ہیں تو اُس فرد کی خلافت قائم ہو جائے گی اور ہر ایک پر اُس کی مخالفت حرام ہو جائے گی۔ (المفھم، ج۴، ص:۵۷)

اسی اعتزال کی شرح کرتے ہوئے امام ابن حجر نے لکھا:

"قَالَ الْبَيْضَاوِيُّ: الْمَعْنَى إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةٌ فَعَلَيْكَ بِالْعُزْلَةِ وَالصَّبْرِ عَلَى تَحَمُّلِ شِدَّةِ الزَّمَانِ، وَعَضُّ أَصْلِ الشَّجَرَةِ كِنَايَةٌ عَنْ مُكَابَدَةِ الْمَشَقَّةِ، كَقَوْلِهِمْ: فَلَانٌ يَعُضُّ الْحِجَارَةَ مِنْ شِدَّةِ الْأَلَمِ، أَوِ الْمُرَادُ: اللُّزُوْمُ كَقَوْلِهِ فِي الْحَدِيْثِ الْآخَرِ: عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَيُؤَيِّدُ الْأَوَّلَ قَوْلُهُ فِي الْحَدِيْثِ الْآخَرِ: فَإِنْ مِتَّ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ"

"امام بیضاوی نے فرمایا: معنی یہ ہے کہ جب زمین پر کوئی خلیفہ نہ ہو تو تم پر عزلت/گوشہ نشینی/علیحدگی اور اس وقت کی تکلیفوں پر صبر کرنا لازم ہے اور درختوں کی جڑیں چبانا یہ کنایہ/اشارہ ہے مشقت/تکلیف جھیلنے سے جیسے ان کا یہ کہنا کہ فلاں شخص درد کی شدت سے پتھر چبا رہا ہے، یا پھر اس "عض" سے مراد لزوم ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ "اسے داڑھوں کے ساتھ مضبوط پکڑ لو" لیکن ایک اور حدیث میں آپ ﷺ کا یہ فرمان "عض" کے بیان کردہ پہلے معنی کی تائید کرتی ہے وہ آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے تو اے حذیفہ! اگر آپ کی موت اس حال میں واقع ہو کہ آپ درختوں کی جڑیں چبانے والے ہوں تو یہ آپ کے لیے بہتر ہے اس بات سے کہ آپ ان (اسباب جہنم کی طرف دعوت دینے والوں) میں سے کسی ایک کی بھی پیروی کریں۔"

(سنن ابی داؤد: ۴۲۴۶) (فتح الباری، تحت رقم الحدیث: ۷۰۸۴)

امام ابن حجر نے جو شرح نقل کی اُس کا بھی یہی مطلب ہے کہ جب خلیفہ نہ ہو تو پھر اعتزال ہے لیکن میری ناقص معلومات کے مطابق یہ کسی نے نہیں لکھا کہ مسلمین کی جماعت یعنی ان کا کسی خلیفہ پر متفق نہ ہونے کی صورت میں جو

مختلف گروہ ہوں گے وہ سبھی کافر ہوں گے مسلم نہیں ہوں گے۔ یہ خیال تو بس مسعود صاحب کے ذہن میں آیا اور انہوں نے بیان کر دیا اُن کی بے دلیل پیروی میں ان کے فرقہ کے لوگ بھی یہی کہتے رہتے اور اپنے فرقہ کے علاوہ تمام جہاں کے مسلمین کی تکفیر کرتے پھرتے ہیں۔

فی الحال ہم ان دو شروحات پر اکتفا کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں کہ سر دست یہ ہمارا موضوع نہیں۔

"وَفِيهِ كفايةٌ لِمَن لَهُ دِرَايَة"

تکفیری ہونے کا دسواں ثبوت

مسعود صاحب نے لکھا:

"اگر دینی فرقے "الجماعۃ" میں شامل ہیں، اسلام سے خارج نہیں ہوئے تو پھر ایک جماعت سے نکل کر کسی دوسری جماعت میں شامل ہونے پر کھلبلی کیوں مچ جاتی ہے اور دوسری طرف مسرت وانبساط کے ساتھ کیوں اعلان کیا جاتا ہے کہ آج فلاں شخص نے حنفی مذہب چھوڑ کر اہلحدیث مذہب اختیار کیا، فلاں شخص نے مسلکِ اہل حدیث چھوڑ کر حنفی مسلک اختیار کیا۔ لطف یہ ہے کہ وہ سب ایک دوسرے کو مسلم ہی سمجھتے ہیں۔ اگر کافر سمجھتے تو ایک دوسرے کے پیچھے نماز کیوں پڑھتے ایک دوسرے کو بیٹی کیوں دیتے؟ کیا کوئی مسلم کسی کافر کو اپنی بیٹی دے سکتا ہے، ہرگز نہیں۔

الغرض یہ سب جماعتیں یا فرقے ایک دوسرے کو مسلم سمجھتے ہیں تو پھر رنج یا خوشی کا مظاہرہ کیوں کرتے ہیں.......

ضرور اس کی کوئی خاص وجہ ہے اور وہ ہے حق و ناحق کا امتیاز۔" (الجماعۃ، ص: ۱۲، آئینہ دار، ص: ۵۸۱)

تبصرہ: دیکھ لیجیے! مسعود صاحب نے صاف لکھا ہے کہ "اگر دینی فرقے۔۔۔ اسلام سے خارج نہیں ہوئے" اس کا مطلب واضح ہے کہ وہ تکفیری تھے اور دینی جماعتوں کو "اسلام سے خارج" ہی سمجھتے تھے۔ پھر مسعود صاحب کا یہ کہنا کہ "اگر کافر سمجھتے تو ایک دوسرے کے پیچھے نماز کیوں پڑھتے؟ رشتے ناطے کیوں کرتے؟ یہ سوال بھی مسعود صاحب اور ان کے ایجاد فرمودہ فرقہ جدیدہ کے تکفیری ہونے پر مہر ثبت کر دیتا ہے کیونکہ وہ اپنے متبعین کو حکم دیتے فرماتے ہیں:

"ہم اپنے متفقین حضرات سے عرض کرتے ہیں کہ کسی گمراہ شخص کے پیچھے صلاۃ ادا کر کے آپ اُس کو ایک بلند دینی مقام دے رہے ہیں، کیا اسی کا نام علیحدگی ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر آپ سے گزارش ہے کہ حقیقی علیحدگی اختیار کر کے اپنے ایمان اور نماز کی حفاظت کیجیے" (فرقوں سے علیحدگی ضروری، ص: ۲، آئینہ دار، ص: ۱۴۳)

مذکورہ بالا حکم تو ۱۳۹۷ھ کا ہے ابھی فرقہ بنائے بس دو سال ہی ہوئے تھے پھر فرقہ بنانے کے کم و بیش ۱۵ سال بعد ۱۴۱۱ھ میں جب یہ فرقہ کچھ چل پڑا تو مسعود صاحب نے "تفسیر بالرائے" فرماتے ہوئے سورۃ الانعام کی آیت ۱۵۹ کی تفسیر میں لکھا:

"فِی شَیءٍ کا تقاضہ یہ ہے کہ فرقوں کے ساتھ کسی بھی چیز، کسی بھی کام، کسی بھی معاملہ میں شرکت نہ کی جائے نہ نماز میں ان کے ساتھ شرکت کی جائے، نہ شادی بیاہ میں ان کے ساتھ معاملہ کیا جائے، نہ ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی جائے، نہ ان کے ساتھ تبلیغ وغیرہ میں شرکت کی جائے وغیرہ وغیرہ" (تفسیر قرآن عزیز، ج ۴، ص: ۲۹۶)

یہ مسعود احمد صاحب ہی کے جملے ہیں اور یہ بھی انہی کا فرمان ہے کہ "اگر کافر سمجھتے تو ایک دوسرے کے پیچھے نماز کیوں پڑھتے..... بیٹی کیوں دیتے" اور یہ بھی انہی کے فتوے ہیں کہ اپنے فرقہ کے علاوہ کسی کے پیچھے نہ نماز پڑھیں، نہ بیٹے بیٹیوں کا رشتہ کریں۔ اگر مسعود صاحب اپنے فرقوں کے علاوہ دوسروں کا کافر نہ سمجھتے تو پھر ایسے فتوے کیوں دیتے؟ یہ فتوے ثابت کرتے ہیں کہ مسعود صاحب اور ان کا قائم فرمودہ فرقہ تکفیری فرقہ ہے۔

تنبیہ بلیغ: یاد رہے کسی فرد یا جماعت کا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ وہ اسے کافر ہی سمجھتا ہو مذکورہ بالا بحث مسعود صاحب کے فرمودات و مسلمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے عرض کی ہے۔

وگرنہ یہ بات تو احادیث سے واضح ہو جاتی ہے کہ ایسا عین ممکن ہے کہ بعض مسلم بھی بعض مسلم کے پیچھے کسی وجہ سے نماز نہ پڑھیں۔ چنانچہ سیدنا ابو سھلۃ السائب بن خلاد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک قوم کی امامت کی تو اس نے قبلہ کی طرف تھوک دیا جبکہ رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لَا یُصَلِّی لَکُم" آئندہ یہ شخص تمہیں نماز نہ پڑھائے، پھر اس قصہ کے بعد اُس نے امامت کا ارادہ کیا تو اُن کے ساتھیوں نے اُن کو روکا اور رسول اللہ ﷺ کی بات بھی بتا دی۔ پھر اُس شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ جی ہاں (میں نے روکا)۔ (سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۴۸۱ وسندہ حسن)

رسول اللہ ﷺ نے اُس شخص کے ایمان کی نفی فرما کر اسے کافر قرار نہیں دیا البتہ امامت سے منع فرما دیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی وجہ صرف یہی نہیں ہوتی کہ وہ مسلم نہیں ہے یا نہ پڑھنے والا اُسے کافر سمجھتا ہے یا پڑھنے والا اُسے متقی پرہیزگار، پارسا اور جنتی ہی سمجھتا ہے۔ پھر "الجماعۃ" لکھتے ہوئے مسعود صاحب کو خود اپنی "صلوۃ المسلمین" بھی یاد نہ رہی کہ اس میں "امامت" کے زیر عنوان جناب نے لکھا:

① جو شخص صلاۃ میں قبلہ کی طرف تھوکے اُسے امام نہ بنایا جائے۔

② کوئی شخص دوسرے کی جائے حکومت یا اس کے گھر میں بغیر اس کی اجازت کے امامت نہ کرے۔

③ کوئی شخص ایسی حالت میں کسی قوم کی امامت نہ کرے کہ قوم کے لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں۔ (صلوۃ المسلمین، ص: ۱۴۸)

④ جب کسی قوم سے ملنے جائے تو ان کو صلوۃ نہ پڑھائے۔ انہی میں سے کوئی آدمی صلوۃ پڑھائے۔ (صلوۃ المسلمین، ص: ۱۴۹)

⑤ مسعود احمد صاحب نے لکھا: "حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر وہاں سے واپس آ کر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے ایک دن انہوں نے عشاء کی نماز میں سورۃ بقرہ پڑھی ایک شخص جماعت سے علیحدہ ہو گیا اور اس نے تنہا نماز پڑھ لی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اس سے خفا ہو گئے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے تین دفعہ فرمایا: "کیا تم فتنہ میں مبتلا کرنے والو ہو؟" پھر آپ نے حکم دیا کہ اوساط مفصّل میں سے کوئی سی دو سورتیں پڑھا کریں۔ (صحیح بخاری: ۷۰۵، صحیح مسلم: ۴۶۵) (تاریخ الاسلام والمسلمین، ص: ۹۸۱)

مذکورہ بالا چاروں صورتیں ایسی ہیں کہ اُن میں اہلِ اسلام بھی نماز کے امام نہیں بنتے۔ مسعود صاحب نے خود یہ لکھ رکھا ہے اور پانچویں صورت میں جن صاحب نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے جماعت چھوڑ دی اپنی الگ نماز پڑھی اُن کی طویل نماز سے تنگ آ کر نہ کہ اُنہیں کافر و مشرک سمجھ کر تو یہ سب کچھ واضح کرتا ہے کہ کسی کے پیچھے اگر کوئی نماز نہیں پڑھتا اُسے نماز کا امام نہیں بناتا تو اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ وہ اسے کافر یا مشرک سمجھتا ہے۔

بعض اوقات ذاتی کراہت بھی ہوتی ہے بعض اوقات امام کا سنت کے مطابق نماز نہ پڑھنا بھی ایک وجہ ہوتی ہے، بعض اوقات کسی کا امامت کا اہل نہ ہونا بھی وجہ ہوتی ہے اور بعض اوقات امام کا بدعات میں مبتلا ہونا یا سرے سے بدعقیدہ ہونا کفر یا شرک میں مبتلا ہونا بھی ایک وجہ ہوتی ہے۔

تکفیری ہونے کا گیارہواں ثبوت

ان کے امیر محمد اشتیاق صاحب نے لکھا:

"اگر آپ یہ کہیں کہ فرقہ پرست مسلم ہیں یہ بھی جماعت المسلمین ہیں تو آپ کا یہ استدلال احادیث کے خلاف ہو گا"
(ایک معترض کی غلط فہمیاں، ص: ۹)

اس سے بھی ان کا تکفیری ہونا بالکل واضح ہوتا ہے کہ یہ اپنے رجسٹرڈ فرقہ کے علاوہ دوسروں کو فرقہ پرست قرار دے کر مسلم نہیں مانتے باقی ان کی تکفیریت کو مزید واضح طور پر سمجھنے کے لیے چوتھا ثبوت بھی دیکھ لیجیے۔ اور کسی بھی آیت یا حدیث سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ فرقوں میں بٹ جانے سے اہل ایمان مسلم نہیں رہتے۔ لہٰذا احادیث کے خلاف استدلال والی یہ بات لغو و لایعنی ہے۔

تکفیری ہونے کا بارہواں ثبوت

مسعود صاحب نے لکھا "سوال: اگر کوئی شخص جماعت میں نہیں ہے لیکن وہ فرقوں سے بیزار ہے تو کیا وہ غیر مسلم ہی رہے گا؟"

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے مسعود صاحب نے لکھا: "وہ سوال یہ ہے کہ جماعت میں نہیں اور فرقوں سے بھی بیزار ہے تو یہ بتائیے کہ اس کا دین کیا ہے؟ اس کا دین تو معلوم ہو فرقوں سے بیزار ہے تو کیا وہ بے دین ہے پہلے یہ معمّہ حل ہو؟

اگروہ مسلم ہے تو اور اس دین کو مانتا ہے جو آسمان سے نازل ہوا ہے تو اسی دین میں یہ موجود ہے کہ ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑو اور فرقے فرقے نہ بنو آخر وہ اس آیت پر عمل کیوں نہیں کرتا۔ اگروہ نہیں کرتا تو بظاہر وہ اس آیت کا منکر ہے اسی لیے وہ اس آیت پر عمل نہیں کرتا اور وہ اس حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتا "تلزم جماعۃ المسلمین" جماعت المسلمین کو لازم پکڑو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ نہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہے اور نہ حدیث پر عمل کرتا ہے تو پھر کس کام کا مسلم ہے؟ اس کا محض فرقوں سے بیزار ہونا اس کے مسلم ہونے کی دلیل نہیں۔" (جماعت المسلمین پر اعتراضات اور ان کے جوابات، ص: ۴۲)

تبصرہ: اس مقام پر آکر تکفیریت اور خوارج کی سی فکر گویا پورے جوبن وعروج پر پہنچی ہوئی تھی، چشم تصوّر سے دیکھیں تو مسعود صاحب پورے جوش وخروش سے یہ سب کچھ فرماتے دکھائی دیں گے۔ حالانکہ عام فہم بندہ بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ جو قرآن وحدیث کی محبت رکھے گا اس پر عمل کرے گا وہی فرقہ پرستی سے بیزار ہوگا۔ محض اس وجہ سے کہ وہ آپ کی رجسٹرڈ جماعت میں نہیں اُسے دین بیزار قرار دینا سراسر ظلم وتعدّی ہے، انصاف قطعاً نہیں... پھر کسی ایک آیت پر صرف عمل نہ کرنے ہی کو کفر قرار دینا جبکہ اس آیت کا تعلق ایمانیات کی جزئیات سے نہیں بلکہ معاشرتی معاملات سے ہے اُسے آیت کا منکر مطلب کافر بنا ڈالنا بھی خوارج سے مقابلہ کرکے انہیں پیچھے چھوڑ جانے والی بات ہے۔ ظاہر سی بات ہے کہ کسی آیت یا حدیث یا سنت پر عمل نہ کرنا اور بات ہے اور اس کا انکار کرکے منکر ہو جانا اور بات ہے۔

خود مسعود صاحب سے سمجھ لیجیے اسی کتابچہ میں ایک سوال کے جواب میں فتویٰ دیتے ہوئے جو فرمایا وہ ملاحظہ کیجیے:

سوال: آپ نے ایک پمفلٹ لکھا "ترک سنت گناہ ہے" جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّی" جو میری سنت سے بے رغبتی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ آپ نے صرف گناہ کیوں لکھا ہے؟"

جواب: ترک معمولی گناہ ہے اور بے رغبتی عظیم گناہ ہے بلکہ کفر ہے دونوں یکساں نہیں۔ (ص: ۴۳)

غور کرتے چلیے کہ مسعود صاحب نے "ترکِ سنت" ہی کو "معمولی گناہ" قرار دیا۔ اب اگر آپ مسعود صاحب کا یہ پمفلٹ اٹھا کر اس پر سرسری سی نظر بھی ڈالیں تو آپ دیکھیں گے کہ جناب نے اس میں شہ سرخیوں/ہیڈنگز کے ساتھ "پہلی دلیل۔۔ دوسری دلیل۔۔ لکھتے لکھتے سترھویں دلیل" اسطرح کل سترہ (۱۷) دلیلیں نقل کی ہیں۔ جن میں سے پہلی سے چھٹی دلیل تک چھ آیات نقل کی ہیں اور پھر گیارہ احادیث نقل کی ہیں۔ تو سوچئے سنت پر عمل نہ کرنے والے فرد یا افراد نے اس صورت میں کتنی آیات اور احادیث پر عمل نہیں کیا؟ بڑا ہی آسان سا جواب ہے کہ "چھ آیات اور پوری گیارہ احادیث پر" اور یہ تو سنت پر عمل کی صرف اُن آیات واحادیث کی تعداد ہے جو مسعود صاحب نے ایک مختصر سے کتابچہ میں توجہ اور رغبت دلانے کے لیے نقل کی ہیں وگرنہ اس کے بارے میں آیات اور احادیث تو اور بھی بہت زیادہ ہیں۔ اگر یقین نہیں آتا تو مسعود صاحب ہی کی کتاب "برہان المسلمین" اٹھا کر دیکھ لیجیے۔ اس کا "باب دوم، ص: ۴۷"

سے شروع ہوتا ہے اور اس میں عنوان قائم فرمایا ہے کہ "حدیث حجّت شرعیہ اور ماخذ قانون ہے" حدیث مطلب رسول اللہ ﷺ کا قول و فعل و تقریر اس کی حجیت پر مسعود صاحب نے دلائل نقل کرنا شروع کیے تو باب دوم میں دلیل نمبر ۱ نقل کی پھر باب سوم، باب چہارم کے آخر تک ص: ۱۳۶ پر دلیل نمبر ۸۵ نقل کی۔ اس اعتبار سے دیکھیں تو سنت پر عمل کی ۸۵ آیات واحادیث ہیں وہ بھی جو مسعود صاحب نقل کر سکے وگرنہ تو اس سے بھی زیادہ ہیں۔ مطلب سنت پر عمل نہ کرنے والے نے کم و بیش سو (۱۰۰) آیات واحادیث پر عمل نہیں کیا۔

لیکن یہ سب تفصیلات جاننے، ماننے اور بیان کرکے دوسروں کو سمجھاتے رہنے والے مسعود احمد صاحب نے "ترکِ سنت" کو صرف "معمولی گناہ" ہی لکھا۔ مطلب "ترک سنت" کے گنہگار محض "معمولی گناہ" کے مرتکب ٹھہرے۔ سو سے زیادہ آیات واحادیث کے منکر، بے دین، دین سے بیزار اور کافر قرار نہیں پائے اور دوسری طرف ایک آیت اور ایک حدیث نقل کرکے "دین سے بیزار" اور "بے دین" بنا ڈالا۔ حالانکہ حقیقت میں کوئی بھی مسلم اس آیت کا منکر نہیں بلکہ وہ مسعود صاحب کی اس رائے کا منکر ہے کہ جناب نے پہلے ایک فرقہ بنایا پھر حدیث کے دو لفظ لے کر خود ہی اُن کو نام قرار دیا اور مغالطہ یہی دیا کہ یہ نام رسول اللہ ﷺ نے رکھا ہے پھر مختلف آیات واحادیث لے کر اپنے فرقہ پر فٹ کرنے کی کوششیں شروع کر دیں کہ ان آیات واحادیث کا بس یہی مطلب ہے کہ ۱۹۷۵ء میں میرے بنائے ہوئے اس فرقہ میں شامل ہو جائیں ورنہ آپ کبھی بھی مسلم نہیں ہو سکتے۔ اور جو ان کی اس رائے اور قیاس کو نہ مانے اُن کو منکرین آیت و حدیث قرار دے دیا۔ المختصر کہ مسئلہ آیت و حدیث پر عمل کرنے نہ کرنے کا نہیں بلکہ ان کے فرقہ میں شامل ہونے نہ ہونے کا ہے وگرنہ داڑھی منڈھے بھی ان کے نزدیک مسلم نہ ہوتے اور ان کی جماعت کے ارکان نہ ہوتے۔

تکفیری ہونے کا تیرہواں ثبوت

مسعود صاحب نے لکھا:

سوال: اگر آپ ہی مسلم ہیں تو کیا ہم کافر یا غیر مسلم کے زمرے میں آتے ہیں؟ وضاحت فرمائیں۔

جواب: ہم کسی کو غیر مسلم نہیں کہتے ہاں ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ حق اور ہدایت صرف ہمارے پاس ہے اور جس کے پاس ہدایت ہو اسی کو مسلم کہا جاتا ہے سوال یہ ہے کہ آپ ہدایت کو قبول کیوں نہیں کرتے۔

(جماعت المسلمین پر اعتراضات اور... ص: ۴۶)

تبصرہ: حق اور ہدایت قرآن و حدیث ہیں اور وہ صرف مسعود صاحب یا ان کے ایجاد فرمودہ فرقہ ہی کے پاس نہیں امت مسلمہ کے بے شمار افراد اس حق و ہدایت کے ساتھ دل و جان سے وابستہ ہیں۔ مسعود صاحب دین کے اس ماخذ کو اپنے لیے رجسٹرڈ نہیں کرا سکتے تھے نہ ہی یہ اُن کے فرقہ کے بس کی بات ہے اس بنیاد پر یہ تکفیری دعویٰ کے صرف ہم ہی مسلم ہیں سراسر باطل ہے۔ یہ بس ان کے تکفیری ہونے کی ایک شہادت ہے۔

تکفیری ہونے کا چودھواں ثبوت

مسعود صاحب نے لکھا:

سوال: آپ ساری اُمت کو غیر مسلم سمجھتے ہیں اور مکہ مدینہ کے لوگوں کو اور وہاں کے امام کو بھی غیر مسلم سمجھتے ہیں؟

جواب: ایسے اشتعال انگیز سوال آپ کیوں کرتے ہیں، آپ نے کبھی بریلویوں سے یہ سوال کیا آخر مجھ سے ہی کیوں پوچھتے ہیں۔ بہر حال جو شخص اپنے ایمان کو قیمتی سمجھتا ہے وہ اپنے ایمان کو بچا کر رکھتا ہے آپ پہلے ان سے یہ کہلوائیں کہ وہ کسی فرقہ میں نہیں اور فقط مسلم ہیں اگر ہم پھر بھی نماز نہ پڑھیں تو ہمارا قصور ورنہ نہیں۔

(جماعت المسلمین پر اعتراضات، ص:۴۸)

تبصرہ: یہ سب باتیں گھما دینے کا انداز ہے وگرنہ آپ بارہویں ثبوت کے طور پر پیش کی گئی مسعود صاحب کی تحریر پڑھیں جس میں سوال تھا کہ کوئی شخص جماعت میں نہیں اور لیکن وہ فرقوں سے بیزار ہے تو کیا وہ غیر مسلم ہی رہے گا؟ تو مسعود صاحب نے جواب دیا کہ "اس کا محض فرقوں سے بیزار ہونا اس کے مسلم ہونے کی دلیل نہیں"۔

اب یہاں تناقص و تضاد بیانی کی ایک اور مثال قائم فرماتے یہ فرما گئے کہ "آپ ان سے کہلوائیں کہ وہ کسی فرقہ میں نہیں"۔ ایک تو انہوں نے کبھی یہ بھی نہیں کہا کہ میں فلاں فرقے میں ہوں لیکن فرض کیجیے کہ وہ مسعود صاحب کے لیے اُن کا فرمائشی جملہ بول بھی دیں تو یہ کون سا کوئی انہیں "مسلم" مان لیں گے جب تک ان کے فرقہ میں شامل نہ ہو جائیں۔

پھر مسعود صاحب تو فوت ہو گئے لیکن اشتیاق صاحب زندہ ہیں ایک بار عمرہ کے لیے بھی جا چکے ہیں لیکن مسعود صاحب کی طرح یہ جیسے گئے ویسے چُپ چاپ واپس لوٹ گئے۔ آخر کیوں اُن پر اپنا جدید اسلام پیش نہیں کیا؟ بیعت کی دعوت کیوں نہیں دی؟

تکفیری ہونے کا پندرہواں ثبوت

مسعود صاحب کا معروف تحریری مناظرہ جو تلاشِ حق کے نام سے "جماعتِ اہل حدیث کراچی" گاندھی گارڈن بلڈنگ نمبر ۱۳ سے شائع ہوا، یہ اس وقت کا ہے جب موصوف اہل حدیث تھے پھر جب رجسٹرڈ جماعت بنائی تو اس کتاب میں کچھ تبدیلیاں فرما کر "خلاصہ تلاشِ حق" کے نام سے اسے شائع کروایا۔ اس کتاب کے بارے میں "رجسٹرڈ" جماعت کا دعویٰ ہے کہ "دین حق کے متلاشیوں کے لیے ایک رہنما تصنیف" درحقیقت یہ کتاب رجسٹرڈ جماعت کے تکفیری ہونے نہ ہونے سے متعلق بھی "ایک رہنما تصنیف" ہے۔ اس کتاب کے ذریعے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے کہ "اہلِ حدیث مسعود صاحب" تکفیری تھے یا رجسٹرڈ جماعت کے بانی مسعود صاحب تکفیری؟ اس کتاب میں مسعود صاحب اور بعض علماء دیوبند کی رہنمائی میں نواب محی الدین صاحب کے درمیان خط و کتابت کے ذریعے تقلید اور کچھ مسائل پر بحث ہوئی۔ پہلے مسعود صاحب نے ہر خط کے آغاز میں تخاطب سے پہلے "السلام علیکم" لکھا ہے۔

بطور ثبوت پرانے ایڈیشن کے صفحات ۱۸، ۲۷، ۲، ۵۵، ۵۷، ۶۱ پھر ص ۳۷ پر لکھا:
"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرۃ"
لیکن بعد میں جب رجسٹرڈ جماعت بنائی تو ابتدائی خطوط کے آغاز سے "السلام علیکم" کے دُعائیہ الفاظ نکال دیے مثال کے طور پر پہلا خط دیکھیے ص ۷ اپر، دوسرا خط ص ۲۳ پر، تیسرا خط ص ۴۶، چوتھا خط ص ۴۸، پانچواں خط ص ۵۲، پھر چھٹے خط کے آغاز میں مسعود صاحب نے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" تک رہنے دیا۔ سلام کے الفاظ کاٹ کر مسعود صاحب نے عملاً یہ تاثر دیا کہ نواب صاحب پہلے مسلم نہ تھے جب انہوں نے اپنے مذہب کو چھوڑا اور مسعود صاحب کی دعوت قبول کی تو پھر انہیں سلام لکھا گیا گویا اب مسلم ہوگئے۔ یہ تو واضح سی بات ہے کہ ایک مسلم جب دوسرے مسلم سے ملاقات کرتا ہے تو سلام کرتا ہے یا خط وغیرہ لکھتا ہے تو آغاز میں (بسم اللہ وغیرہ کے بعد) السلام علیکم لکھتا ہے، لیکن غیر مسلم یا کافر و مشرک سے ملاقات پر یا خط کے آغاز میں ایسا نہیں کرتا۔ رجسٹرڈ جماعت بنانے کے بعد مسعود صاحب نے اپنے سابقہ خطوط سے "السلام علیکم" کے الفاظ نکال کر اپنے تکفیری ہونے کا ثبوت دیا۔

تکفیری ہونے کا سولہواں ثبوت

اہل اسلام کو کفار والا اسلام: مسعود صاحب نے لکھا:
"اگر کافر کو خط لکھے تو "سلام علی من اتبع الھدی" لکھے، پھر اما بعد...... پھر خط کا مضمون لکھے"۔ (منہاج المسلمین، ص ۴۳۱)
مسعود صاحب نے ۱۸ ذوالقعدہ ۱۴۰۳ھ کو ایک خط کے آغاز میں لکھا:
"بخدمت جناب محمد شفیق صاحب! سلام علی من اتبع الھدیٰ۔ اما بعد،"
اسی طرح ایک اور خط کے آغاز میں لکھا: "بخدمت جناب حبیب الرحمن صاحب، سلام علی من اتبع الھدیٰ۔ اما بعد"
تنبیہ: ان خطوط کی نقلیں ہمارے پاس محفوظ ہیں۔
اپنے فرقہ سے نکلے ہوئے "مسلمین" کو جانتے بوجھتے کفار والا سلام لکھنا بھی ان کے تکفیری ہونے کا ٹھوس ثبوت ہے۔
مسعود صاحب پرانے خطوط میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، امام محمد بن عبدالوہاب تیمی نجدی کے ناموں پر "رح" کی علامت ڈالی جس کا مطلب بالعموم "رحمۃ اللہ علیہ" سمجھا جاتا ہے۔ پرانے ایڈیشن کے صفحات: ۷، ۴۷، ۶۴، ۳۱، ۴۰ وغیرہ دیکھیں لیکن رجسٹرڈ جماعت بنانے کے بعد "خلاصہ تلاشِ حق" سے ان کے اسماء گرامی پر سے "رح" کی علامت کو اکثر جگہوں سے نکال دیا۔ اگر موصوف تکفیری نہیں تھے تو دُعائیہ کلمات کیوں نکال دیئے؟ بات بڑی واضح ہے کہ کسی بھی کفر و شرک پر مرنے والے فرد کی موت کے بعد اس کے حق میں رحم اور مغفرت کی دعا قطعاً نہیں کی جاسکتی۔ سورۃ التوبۃ کی آیت: ۱۱۳ پڑھ کر دیکھ لیجیے۔ الغرض کہ ان اہل علم کے ناموں پر سے "   "یا "رحمہ اللہ" کی علامت یا مخفف "رح" نکال دینا بھی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ رجسٹرڈ فرقہ کی بنیاد رکھنے کے بعد مسعود صاحب

تکفیری ہو گئے تھے۔

تکفیری ہونے کا اٹھارہواں ثبوت

مسعود صاحب نے لکھا:

اعتراض: جو آپ کی جماعت المسلمین سے باہر ہیں ان کو غیر مسلم کہنا، ان کا جنازہ نہ پڑھنا ان سے نکاح نہ کرنا۔

جواب: ہم کسی کو غیر مسلم نہیں کہتے، دوسرے اپنے آپ کو مسلم نہیں کہتے ایسی صورت میں آپ بتایئے وہ کیا ہیں؟ آپ فرمائیں گے ایسا تو کوئی نہیں جو اپنے آپ کو مسلم نہ کہے۔ ہمیں ایسے لوگ بھی ملے ہیں احتیاطاً ہم کسی کو غیر مسلم نہیں کہتے لیکن حقیقتاً ایسے لوگ موجود ہیں جو اسلام پر عمل نہیں کرتے اپنے مذہب پر عمل کرتے ہیں۔ آخر وہ کیا ہیں؟ جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، نکاح نہ کرنا اس سلسلہ میں ہم مجبور ہیں۔ ہم "لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ" اور "فاعتزل تلك الفرق كلها" پر عمل کرتے ہیں۔ (اعتراضات اور ان کے جوابات، ص: ۳۴)

تبصرہ: یہ سبھی باتیں مغالطات کے علاوہ کچھ نہیں۔ بھلا ایسا کون سا مسلم ہو گا جو اپنے آپ کو مسلم نہیں کہے گا۔ ہاں البتہ اتنا ضرور ہے کہ جیسے تمام مسلمین اور رجسٹرڈ فرقہ پرست بھی "صلوۃ" کو نماز اور "صوم" کو روزہ کہتے ہیں ایسے ہند و پاک کے دیگر مسلمین مسلم کے بجائے "مسلمان" کہتے اور بڑی کثرت سے کہتے ہیں۔ اگر رجسٹرڈ فرقہ والے بھائی یہ کہیں کہ جی قرآن و حدیث میں "مسلم" لفظ ہے مسلمان نہیں تو ہم یہی عرض کریں گے کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے۔ لیکن "مسلمان" کہنا زیادہ سے زیادہ ایک لفظی غلطی ہے۔

اور یہ غلطی بھی پاک و ہند وغیرہ کے مسلمین میں رائج ہے وگرنہ عرب اور وہ ملک جن میں عربی بولی جاتی ہے جیسے سوڈان، مصر، الجزائر، لیبیا، تیونس وغیرھا میں تو سبھی مسلمون، مسلمین، مسلم کہتے ہیں۔ بڑی کثرت سے کہتے ہیں تو کیا مسعود صاحب کا ایجاد فرمودہ رجسٹرڈ فرقہ انہیں "مسلمین" ماننے کو تیار ہے؟ سچ تو یہی ہے کہ نہیں، وہ تمام عرب اور عربی بولے جانے والے ملکوں میں بسے مسلمین کو مسلم نہیں سمجھتے۔ مسعود صاحب کی ہی پیروی کرتے ہوئے انہیں "امت مسلمہ" سے خارج سمجھتے ہیں۔

رہا مسعود صاحب کا یہ تحریر فرمانا کہ "انہیں ایسے لوگ بھی ملے ہیں جو اپنے کو مسلم نہیں کہتے"۔ تو عین ممکن ہے کہ سادہ لوح عوام جو ان کے طرز عمل کو دیکھتے ہیں کہ یہ تو اپنے ماں باپ کے بھی جنازہ کی نماز نہیں پڑھتے۔ ان کے لیے دعائے مغفرت نہیں کرتے اسی طرح عذاب قبر کے منکرین، حیات عیسیٰ علیہ السلام، نزول عیسیٰ علیہ السلام کے منکرین، وجودِ دجال کے منکرین، حدیث کے منکرین خود کو "مسلمین" کہتے ہیں تو وہ ایسے باطل نظریات سے ڈرتے ہوئے کہہ دیتے ہوں گے نہیں نہیں جناب ہم تو مسلمین نہیں۔

اور یہ بھی اُن عوام مسلمین کی بات ہو سکتی ہے جن کی علمی سطح انتہائی کم ہو۔ اب ایسے افراد کی بات کو لے کر اُسے مثال بنانا کوئی علمی روش نہیں۔ حدیث سے سمجھنا چاہتے تو دیکھیے صحیح بخاری میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے جو مسعود صاحب نے "تاریخ الاسلام" میں ان الفاظ میں نقل کی ہے:

"سریہ" حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں ایک لشکر بنو جذیمہ کی طرف روانہ کیا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے پہلے اُنہیں اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے جواب میں بجائے "اسلمنا" ہم نے اسلام قبول کیا کہنے کے "صبأنا صبأنا" ہم بے دین ہوگئے یا ہم نے دین بدل دیا کہنا شروع کر دیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے غلط فہمی سے انہیں کافر سمجھا، کچھ کو قتل کر دیا اور کچھ کو گرفتار کر لیا اور ایک ایک قیدی ہر مجاہد کے حوالے کر دیا پھر ایک دن انہوں نے حکم دیا کہ ہر شخص اپنے اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے "اللہ کی قسم نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ میرے ساتھی (کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ یہ لوگ ایمان لے آئے ہیں اور مؤمن کو قتل کرنا حرام اور معصیتِ الٰہی ہے اور معصیتِ الٰہی میں امیر کی اطاعت حرام ہے) جب یہ لشکر واپس آیا تو اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور فرمایا:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ. مَرَّتَین" "اے اللہ میں اس کام سے جو خالد رضی اللہ عنہ نے کیا بری الذمہ ہوں، اے اللہ میں اس کام سے جو خالد رضی اللہ عنہ نے کیا بری الذمہ ہوں" (تاریخ الاسلام والمسلمین، ص: ۴۸۳، صحیح البخاری: ۴۳۳۹)

تکفیری خیالات کے تمام لوگوں کو اس حدیث پر خوب غور کرنا چاہیے۔ اُن لوگوں نے لاعلمی کی وجہ سے "اسلمنا" ہم نے اسلام قبول کیا کے بجائے یہ کہہ دیا کہ "صبأنا" ہم بے دین ہوگئے۔ ان کے قتل کیے جانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوس اور اپنے بری الذمہ ہونے کا اظہار فرمایا تو ایسے ہی اگر کوئی عام آدمی جو مسلم ہونے کے باوجود اگر ان لوگوں کے مقابلہ میں یہ کہہ دیتا ہے کہ نہیں نہیں میں مسلم نہیں ہوں، تو اس سے اس کی مراد یہی ہو سکتی ہے کہ میں تکفیری نہیں ہوں جو اپنے ماں باپ تک کا جنازہ نہیں پڑھتے صرف اس لیے کہ ماں باپ نے اُن کا فرقہ جوائن نہیں کیا، نہ کہ وہ اسلام کی نفی کرتا ہے۔

پھر آگے مسعود صاحب نے اعتراف کیا کہ وہ اپنے فرقہ سے باہر کے لوگوں کے پیچھے نہ تو نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی اُن کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں تو اس کی وجہ ہمارے نزدیک نہیں خود مسعود صاحب کے نزدیک کیا ہے؟ یہ انھی کے الفاظ میں پڑھ لیجیے، لکھا ہے: "اگر کافر سمجھتے تو ایک دوسرے کے پیچھے نماز کیوں پڑھتے؟" (الجماعۃ، ص: ۱۲، آئینہ دار، ص: ۵۸۱)

باقی "لَسْتَ مِنْھُمْ فِی شَیْءٍ" اور "فاعتزل تلك الفرق كلها" سے استدلال بے موقع و بے محل اور محض اپنے تکفیری خیالات کو تقویت پہنچانے کی نامناسب کوشش ہی ہے بس۔ وگرنہ آیت و حدیث کے ان الفاظ کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ کتاب و سنت اور توحید و سنت پر قائم کفر و شرک سے بری ایمان والوں کو کافر مشرک سمجھ کر ان سے تمام

معاملات میں علیحدگی اختیار کر لی جائے۔

تکفیری ہونے کا انیسواں ثبوت

مسعود صاحب نے لکھا:

"اعتراض:

قصور حالانکہ جماعت میں آنے کے بعد مجھے واضح طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ آپ ان کو قرآن و حدیث نہیں سناتے بلکہ غیر مسلم ہی سمجھتے ہیں۔

جواب: اگر سمجھیں تو بعید از دلیل بھی نہیں۔ تلزم جماعۃ المسلمین و اما مھم ایک جماعت تو ہوئی مسلمین باقی رہے فرقے۔ یہ فرقے بھی اگر جماعت المسلمین ہی ہیں تو پھر تلزم جماعۃ المسلمین بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ دوسرے فرقے ایک دوسرے کو کافر سمجھتے بھی ہیں کہتے اور لکھتے بھی ہیں۔ مثلاً بریلوی، دیوبندی اور اہلحدیثوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ دیوبندی بریلویوں کو اہلحدیث تقلید کو شرک کہتے ہیں۔ اہل سنت شیعہ کو۔۔ شیعہ اہل سنت کو کافر کہتے ہیں۔ اہل حدیث وغیرہ منکرین حدیث کو کافر کہتے ہیں لیکن برے ہیں تو ہم۔" (اعتراضات اور ان کے جوابات، ص: ۳۵)

تبصرہ: مسعود احمد صاحب کی اس روش کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس معاملے میں بہت زیادہ مغالطہ آمیزی کی روش اپنائے ہوئے تھے۔ حالانکہ وہ تمام فرقوں کے بارے میں لکھ چکے ہیں کہ وہ امتِ مسلمہ سے خارج ہیں۔ پھر بھی گھمانے کی کوشش میں یہی فرماتے ہیں کہ "اگر سمجھتے ہیں" اگر مگر کیسا اگر آپ نہ سمجھتے تو امتِ مسلمہ سے خارج نہ لکھتے۔ پھر مسعود صاحب کے مزاج کا تناقض و تضاد اس جگہ بھی خوب واضح ہے کہ "الجماعۃ" نامی کتابچہ میں لکھا:

"لطف یہ ہے کہ وہ سب ایک دوسرے کو مسلم ہی سمجھتے ہیں" (الجماعۃ، ص: ۱۲، آئینہ دار، ص: ۵۸۱)

دسویں ثبوت میں مکمل عبارت ہم نقل کر آئے ہیں۔ لیکن یہاں کہتے ہیں کہ "دوسرے فرقے ایک دوسرے کو کافر سمجھتے بھی ہیں کہتے اور لکھتے بھی ہیں" کھلی تضاد بیان ہے۔ ایک طرف لکھتے ہیں کہ سبھی ایک دوسرے کو مسلم ہی سمجھتے ہیں دوسری طرف لکھتے ہیں "کافر سمجھتے بھی ہیں کہتے بھی ہیں لکھتے بھی ہیں" ظاہر سی بات ہے دونوں باتیں تو صحیح نہیں ہو سکتیں، دونوں میں سے ایک بات یقیناً غلط ہے۔

لیکن رجسٹرڈ فرقہ دونوں متضاد باتوں کو ساتھ لے کر چل رہا ہے اگرچہ اپنے ہی لٹریچر میں جگہ جگہ لکھ چکے ہیں کہ "اجتماعِ ضدّین باطل ہے" لیکن لٹریچر اس قسم کی تضاد بیانی سے بھرا پڑا ہے۔

تکفیری ہونے کا بیسواں ثبوت

سوال و جواب کی ایک نشست میں فرماتے ہیں:

"ہم اس بات سے کوئی شرمندہ نہیں کہ آپ ہم سے یہ پوچھتے ہیں کہ آپ اپنے علاوہ کسی کو مسلم نہیں سمجھتے........ یا حق

نہیں سمجھتے، ہمیں قطعاً کوئی ندامت نہیں ہے اس پر بلکہ ہم فخر سے یہ بات کہتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ آپ میں کوئی برائی نہیں، ہمارے مخالفین کہتے ہیں: "آپ میں کوئی برائی نہیں صرف ایک برائی ہے کہ آپ اپنے علاوہ کسی کو مسلم نہیں سمجھتے" اور ہمارا جواب ان کو یہ ہوتا ہے کہ یہ برائی نہیں اس کو تو ہم خوبی سمجھتے ہیں اور یہی وہ خوبی جو صرف ہم میں ہے اور کسی میں نہیں ہے۔ ہم اسے خوبی سمجھتے ہیں اور آپ اسے برائی سمجھ رہے ہیں۔ اگر ہم نے اس کو برائی سمجھ لیا کسی دن بھی ہمارا وجود مٹ جائے گا، ہم بھی حق پر وہ بھی حق پر پھر ہمارا وجود کس بات کے لیے آیا تھا؟ ہم کیوں آئے جب ایک حق موجود تھا اس کی موجودگی میں ہم اس کو مدد دیتے اس کو ترقی دیتے، اس کو ترقی نہیں دی۔ ہم نے دوسری جماعت بنائی ہم حق پر ہوئے تو کیسے؟ حق کی موجودگی میں دوسرا حق نہیں ہوتا۔ "فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ" حق کی موجودگی میں گمراہی آئے گی اور کچھ نہیں آئے گی۔ یہ ہماری خوبی ہے اور اس کو ہم چھپاتے نہیں ہیں اور اگر ہم چھپائیں اس کو تو پھر آپ سمجھ لیجیے کہ احساس کمتری ہم میں پیدا ہو گیا اور ہم صحیح معنوں میں تحقیق کر نہیں سکتے۔ ہم صحیح معنوں میں تحقیق اس وقت کریں گے جب ہم یہ کہیں کہ کوئی حق پر نہیں صرف ہم حق پر ہیں۔ (نوٹ یہ وائس ہمارے پاس محفوظ ہے)

تبصرہ: اندازہ لگایئے خوش فہمیوں کا "صرف اپنے آپ کو مسلم سمجھنا اور اپنے علاوہ کسی کو مسلم نہ سمجھنا یہ ان کی خوبی اور فخر کا سامان تھا مطلب لوگوں کا دین وایمان ان کے نزدیک اس قدر غیر اہم و بیکار ہے پھر ان کی یہ خام خیالی تھی کہ ان کے علاوہ کسی میں ان کی یہ مزعومہ خوبی نہیں تھی۔ سبحان اللہ

حالانکہ انہی کے معاصر ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی صاحب میں بھی مسعود صاحب کے خیال کے مطابق والی خوبی بدرجہ اتم موجود تھی وہ بھی اپنے علاوہ رجسٹرڈ فرقہ سمیت پوری امت کو کافر و مشرک سمجھتے تھے اور آج تک ان کا ایجاد فرمودہ فرقہ صرف اپنے آپ ہی کو مسلم سمجھتا ہے باقی سب کو کافر و مشرک۔ امام احمد بن حنبل امام ابن تیمیہ، امام ابن القیم رحمہم اللہ کے تو نام لے لے کر انہیں کافر سمجھتے ہیں۔ بطور ثبوت اس معاملہ میں بھی ہم رجسٹرڈ فرقہ کے "گھر کی گواہی" پیش کیے دیتے ہیں۔ جب ڈاکٹر عثمانی صاحب کے فرقہ کے سالانہ رسالہ "حبل اللہ" شمارہ نمبر: ۱۵ میں رجسٹرڈ فرقہ کے خلاف ایک مضمون شائع ہوا تو ان کی طرف سے کسی ابو آصف صاحب نے ایک جوابی کتابچہ لکھا جو رجسٹرڈ فرقہ کے "ادارہ مطبوعات اسلامیہ" سے شائع کیا گیا اس میں لکھا ہے:

"نام نہاد توحید کے علمبرداروں نے ایسے لوگوں کے لیے جو اُن کی توحید کی تائید نہ کریں کفر و شرک کے فتوے داغنے کے لیے ایسی توپ رکھی ہوئی ہے جو کہ شائد خلیج کی جنگ میں امریکہ نے عراق کے خلاف بھی استعمال نہ کی ہو۔

اس توپ کی گولہ باری کے ذریعے اب تک امام احمد بن حنبلؒ، ابن تیمیہ، ابن قیم کے علاوہ دوسری صدی ہجری سے لے کر چودھویں صدی تک کے مندرجہ ذیل افراد........ شاہ ولی اللہ، شاہ عبد العزیز، شاہ اسماعیل، سید احمد شہید اور عبد اللہ غزنوی وغیرہ کافر مشرک قرار پا چکے ہیں۔ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا"

(نام نہاد توحید، ص: ۱۳ تا ۱۴)
بہت خوب! اب ان کو کوئی سمجھائے کہ جناب خود رجسٹرڈ فرقہ کی حالت بھی برزخی فرقہ سے کچھ مختلف نہیں۔ جناب نے صرف امام احمد کے نام پر "رح" کی علامت ڈالی اس کے بعد امام ابن تیمیہ سے عبد اللہ غزنوی رحمہم اللہ تک کسی بھی نام پر یہ علامت نہیں ڈالی جبکہ موصوف نے اسی کتاب میں لکھا" یہ اپنے مخالفین پر کفر و شرک کے فتوے داغ نے میں تو فرنگی توپوں سے بھی زیادہ بے باک ہے، لیکن جن لوگوں کو یہ اپنا ہم خیال سمجھتے ہیں اُن کے لیے بھی یہ لوگ اللہ کی رحمت بھیجنے میں نہایت بخیلی سے کام لیتے ہیں۔ حالانکہ اللہ کی رحمت وسیع ہے (اعراف: ۱۵۶)...... مثلاً یہ لوگ اپنے فرقہ کے بانی کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھنا کبھی بھی نہیں بھولتے لیکن امام بخاریؒ اور امام ابو حنیفہؒ کو اپنا ہم عقیدہ کہتے ہوئے بھی اُن کے ناموں کے ساتھ "رح" لکھنا گوارا نہیں کرتے" (نام نہاد توحید، ص: ۱۴)
ابو آصف صاحب نے یہاں بھی اپنے رجسٹرڈ اور اس کے بانی صاحب کے کردار و طرز عمل کو یکسر نظر انداز فرما دیا۔ تفصیل کے لیے "سترہواں ثبوت" دیکھ لیں اُن کی روش بھی کچھ مختلف نہیں تھی۔ اُن کے فتوؤں کی گولہ باری سے بھی صحابہ و تابعین سے لے کر چودھویں صدی تک کے بیشمار لوگ مجروح ہوئے ہیں۔ الغرض کہ یہ رجسٹرڈ فرقہ کے گھر کی گواہی ہے کہ ڈاکٹر عثمانی صاحب اور ان کا فرقہ بھی تکفیر میں کچھ پیچھے نہیں بلکہ رجسٹرڈ فرقہ کے ہمنوا ہی ہیں۔
پھر رجسٹرڈ فرقہ سے فیض پانے والی کتنی ہی چھوٹی چھوٹی جماعت المسلمین بن چکی ہیں جو باقی امت کے ساتھ ساتھ خود مسعود احمد صاحب اور محمد اشتیاق صاحب کا نام لے لے کر انہیں کافر مشرک غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ مثال کے طور پر سری لنکا کے عمر علی صاحب جو کہ کراچی میں مسعود صاحب کے مرکزہ کراں کی تربیت سے فیضیاب ہو چکے ہیں کچھ عرصہ قبل اجماعِ صحابہ کرام اور حکماً مرفوع حدیث ماننے کی وجہ سے خود بانی فرقہ مسعود صاحب پر شرک و کفر کا حکم لگا کر اپنی جماعت المسلمین الگ کر چکے ہیں۔ گجرات (پاکستان) کے کچھ لوگ رجسٹرڈ فرقہ سے الگ ہو کر مسعود صاحب و اشتیاق صاحب کو کافر و مشرک کہہ کر الگ جماعت المسلمین اور اس کا امام کھڑے کر چکے ہیں۔۔۔ اب تو وہ محدثین کو بھی کافر و مشرک کہتے ہیں۔
پھر مسعود صاحب کا فخر اور یہ خوبی کس کام کی رہ گئی خود ان کے اپنے لوگ تو ان کی تعلیمات کے مطابق حاصل ہونے والی خوبی و فخر کا استعمال کرنے میں ان کو بھی پیچھے چھوڑ گئے۔ خوبی کے نام پر پائی جانے والی یہ خامی پھر یہی رنگ دکھاتی ہے یہ اگر فخر کا باعث خوبی ہے تو پھر مسعود صاحب تھوڑا اور پیچھے دیکھتے تو انہیں خوارج میں یہ خوبی اور زیادہ نظر آتی کہ انہوں نے امت مسلمہ کے اولین افراد صحابہ کرام تک کی تکفیر کر ڈالی تھی (نعوذ باللہ) وہ تو صحابہ کرام کو بھی مسلم نہیں سمجھتے تھے۔ مسعود صاحب کے فرامین کے مطابق تو خوارج پھر بڑے ہی "باکمال" لوگ ثابت ہوئے (نعوذ باللہ)۔
پھر مسعود صاحب تقریر میں بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ "یہ ہماری خوبی ہے اس کو ہم چھپاتے نہیں ہیں" حالانکہ اپنی تحریر اور کھلی مجلسوں میں وہ اس بات کو چھپانے کی پوری کوشش کیا کرتے تھے اور آج تک ان کا بنایا ہوا رجسٹرڈ فرقہ اپنی اس

نام نہاد خوبی اور فخر کو عیب کی طرح چھپاتے ہوئے توریہ کرتے ہیں کہ ہم کسی کو کافر نہیں کہتے ہم کسی کو کافر نہیں کہتے بلکہ ابھی کچھ عرصہ پہلے ان کے حاضر امام محمد اشتیاق صاحب نے ایک "اطلاع" ان الفاظ میں شائع کروائی، لکھا ہے:

"تمام حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جماعت المسلمین کسی کو کافر مشرک نہیں کہتی البتہ قرآن وحدیث میں فرقہ بندی کو کفر و شرک کہا گیا ہے، ہم بھی وہی کہتے ہیں۔ کسی کا نام لے کر کافر یا مشرک کہنے کی نہ اسلام اجازت دیتا ہے اور نہ ہی جماعت المسلمین۔ جو لوگ جماعت المسلمین کو بدنام کرنے کی غرض سے یہ کام کر رہے ہیں وہ عنقریب لوگوں کے سامنے آجائیں گے......... ہم اُن کے خلاف اصولی کاروائی ضرور کریں گے اور اگر یہ افراد جماعت المسلمین سے تعلق رکھتے ہیں تو پھر یہ لوگ سزا سے بچ نہ سکیں گے۔ ان شاءاللہ (تحریر: 17-03-2019)

یہ سب بانیٔ فرقہ کی تربیت کے مطابق لفظوں کا کھیل کھیل رہے ہیں وگرنہ "تکفیری ہونے کا دوسرا ثبوت" میں ہم ان کا ایک جواب نقل کر آئے ہیں جس میں یہ خود نام لے لے کر ایمان والوں اور دین اسلام پر قائم افراد کو "مرتد" قرار دے رہے ہیں۔ اسی طرح "چوتھا ثبوت" بھی دیکھ لیجیے۔ سب سے پہلے تو اشتیاق صاحب خود کو سزا کے لیے پیش کریں۔ پھر موصوف نے جو کچھ "اسلام" کی طرف منسوب کیا یہ بھی ان کی اسلام سے ناواقفیت کا کھلا ثبوت ہے۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کا نام لے کر اُسے کافر نہیں کہا جاتا؟ کیا رجسٹرڈ فرقہ کے جدید اسلام میں اس بات کی اجازت نہیں؟ عجیب بات ہے کہ ایمان والوں کے نام لے لے کر 'مرتد' کہتے پھرتے ہیں لیکن پھر بھی ان کا اسلام "کسی کا نام لے کر کافر کہنے کی اجازت نہیں دیتا" اللہ کے نازل کردہ اسلام پر کیا عمل ہوگا ان کا یہ اپنے ٹھہرائے اسلام پر بھی عمل نہیں کر پاتے۔ اسی طرح "فرقہ بندی" یعنی امت مسلمہ کے گروہوں میں تقسیم ہو جانے کو کفر و شرک قرار دینا بلکہ یہ بات قرآن و حدیث کی طرف منسوب کر دینا سراسر باطل ہے۔ قرآن وحدیث میں ایسا کچھ نہیں یہ تو ان کے فرقہ کے بانی صاحب کے خیالات و قیاسات ہیں۔ تفصیل کے لیے ہمارا مضمون "کیا فرقہ بندی کفر، شرک اور لعنت ہے" دیکھ لیجیے رہا مسعود صاحب کا یہ فرمان کہ دوسرے تمام فرقے بھی ایک دوسرے کو کافر کہتے، لکھتے، سمجھتے ہیں۔ تو اس سلسلہ میں اتنا ہی عرض ہے کہ کوئی بھی اس بات پر تکفیر نہیں کرتا کہ یہ ہمارے فرقہ میں نہیں اس لیے مسلم نہیں مثال کے طور پر آپ نے اہل حدیث کے بارے میں لکھا کہ وہ منکرینِ حدیث کو کافر کہتے ہیں۔

تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ حدیث کا حجت ہونا قرآن مجید کی بہت سی آیات سے ثابت ہے، لہٰذا حدیث کا انکار در حقیقت قرآن ہی کا انکار ہے۔ پھر منکرین حدیث کو دیکھ لیں در حقیقت وہ قرآن کو بھی نہیں مانتے آیات کے معانی بدل کر من مرضی کی تشریحات کرتے ہیں۔ اس کا کفر ہونا یقینی ہے۔ خود مسعود صاحب نے لکھا:

"اجماعِ صحابہ حکماً حدیث ہی کی ایک قسم ہے۔ قرآن مجید یا حدیث کا انکار کرنے والا، ان کو حجیت شرعیہ اور ماخذ قانون نہ ماننے والا کافر ہے" (ہمارے عقائد، ص: ۴، آئینہ دار، ص: ۳۰)

بات صاف ہے کہ جن کو اہل حدیث کافر قرار دیتے ہیں انہیں خود رجسٹرڈ فرقہ میں ببانگ دہل کافر کہا جاتا ہے۔

اس پر تو ہمارا اتفاق ہے اور اتفاقی امور پر بحث کرنا خلطِ مبحث اور باطل روش ہے۔ لیکن امیر کی ذرہ برابر اطاعت نہ کرنا یہ صرف رجسٹرڈ فرقہ کے ہاں کفر اور اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے۔ تو اس پر بحث ہو گی اور ہوتی ہے چونکہ یہ ناحق تکفیر ہے۔ اسی پر دیگر معاملات کو قیاس کر لیجیے کہ یہ لوگ اس طرح کی جتنی بھی مثالیں دیتے ہیں تقریباً وہ سب ہی ایسے معاملات ہیں جن میں یہ بھی ہمارے ساتھ متفق ہیں۔ جیسے ان میں سے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ لوگ قادیانیوں اور مرزائیوں کی تکفیر کرتے ہیں۔ تو ختم نبوت کا انکار خود ان کے ہاں بھی کفر ہے۔۔ قرآن و سنت اور اجماعِ امت سے اس کی واضح مثالیں موجود ہیں۔

رجسٹرڈ فرقہ کا مشہور توریہ:

اکثر و بیشتر اس فرقہ کے لوگ اپنے تکفیری ہونے کو چھپاتے رہنے کی ناکام کوششوں میں مگن رہتے ہیں تو مسعود صاحب کا جملہ دہراتے پھرتے ہیں کہ "ہم کسی کو کافر نہیں کہتے" حالانکہ مسعود صاحب کی آواز محفوظ ہے وہ صاف کہہ رہے ہیں کہ ہم اپنے علاوہ کسی کو مسلم نہیں سمجھتے۔ یہ کافر قرار دینا نہیں تو اور کیا ہے جبکہ خود مسعود صاحب نے تحریر فرمایا:

"یہ صحیح ہے کہ آدمی یا تو مسلم ہو گا یا اگر مسلم نہیں ہو گا تو کافر ہو گا۔ بیچ کا درجہ کون سا ہے کہ نہ مسلم ہو نہ کافر؟

(الجماعۃ، ص: ۳۳، آئینہ دار، ص: ۶۰۲)

اگر آپ کسی کو کافر نہیں کہتے تو اس کا مطلب پھر یہی ہو گا کہ آپ سبھی کو مسلم ہی کہتے ہیں۔ اگر مسلم نہیں کہتے تو مطلب کافر ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ مسعود صاحب لکھ چکے ہیں کہ آدمی یا تو مسلم ہو گا یا کافر۔ لہٰذا توریہ چھوڑیے اور کھل کر سامنے آئیں۔

شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا

رجسٹرڈ فرقہ کے ابتدائی ساتھیوں میں سے ایک فرد جوان کی طرف سے صوبہ سندھ کے امیر بھی رہ چکے ہیں اور خیر سے ان کے عالم بھی سمجھتے جاتے ہیں۔ علم سے کورے ہونے کے باوجود بھی حساس نوعیت کے مسائل پر اپنی آراء دینے سے باز نہیں آتے۔ بڑی جسارت و دیدہ دلیری سے آیت و احادیث غلط سلط پڑھتے جاتے ہیں پھر ان سے غلط استدلالات اور کہیں کی بات کہیں فٹ کر دینے میں تو اپنی مثال آپ ہیں، خلطِ مبحث جناب کا خاصہ ہے "تکفیر" کے موضوع پر ان کے ساتھ گفتگو چلی۔ جناب کا شدید اصرار تھا کہ ہم تکفیری نہیں ہیں۔ جب راقم نے ان کی کتب سے حوالوں کے ڈھیر لگا دیے تو بجائے شرمندہ ہونے کے فرماتے ہیں:

"میرے بھائی صدیق رضا صاحب میں تو کہوں گا الحمد للہ آج میں نے جو دلیل دی ہے آپ کو یہ شافی اور کافی ہے آپ کے لیے صرف ایک ہی راستہ ہے آپ کے بچنے کے لیے کہ آپ تکفیری بن جائیں" (آواز محفوظ ہے ان کی)

قصہ مختصر کہ رجسٹرڈ فرقہ کے بانی و امیر ثانی کی تحریرات و بیانات سے ان کے تکفیری ہونے کے (۲۰) ٹھوس حوالہ جات اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے کافی و شافی اور وافی ثبوت ہیں کہ اپنے فرقہ کے بارے میں یہ دعویٰ کرنے

والے کہ یہ جماعت المسلمین ہے۔ درحقیقت تکفیری ہیں اور ان کا رجسٹرڈ فرقہ اصل میں "جماعت التکفیر رجسٹرڈ" ہے نہ کہ جماعۃ المسلمین۔

آخر میں ہم گھر کی گواہی کے عنوان سے "تکفیری بن جاؤ" کی دعوت دینے والے رجسٹرڈ فرقہ کے ایک سرکردہ وسرگرم رکن کی کتاب سے چند اقتباسات نقل کریں گے۔ یہ وہ صاحب ہیں جو رجسٹرڈ فرقہ کے وجود میں آنے سے بھی کچھ پہلے مسعود احمد صاحب سے متاثر تھے، جوانی سے ریٹائرڈمنٹ کی عمر تک اس فرقہ کے ساتھ ہیں۔ جی ہاں انجینئر ارشاد احمد چنہ صاحب لکھتے ہیں:

① مسلمین کے اندر فرقوں والوں سے حد سے زیادہ نفرت کی جاتی ہے حتی کہ یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ نفرت کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مسائل اس کا زندہ ثبوت ہیں۔ مثلاً سلام نہ کرنا نکاح کرنا ناجائز سمجھنا جماعت کے باہر کے لوگوں کو غیر مسلم سمجھنا وغیرہ وغیرہ۔ (اصلاح المسلمین، ص:۱۰)

② مزید سنیے لکھتے ہیں: "ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اگر کسی شخص کے اندر ایسی برائی ملی جو پہلی امتوں میں پائی جاتی تھی تو ایک دم اس کو مشرک، یہودی یا عیسائی سمجھ لیا جاتا ہے، صرف ظاہری صورت کے اوپر فیصلہ کیا جاتا ہے اس شخص کی نیت کا اعتبار نہیں کیا جاتا"۔ (ص:۲۰)

③ مزید سنیے کیا ارشاد فرماتے ہیں: ترجمہ "جس نے ہماری نماز پڑھی ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا، ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلم ہے۔ لیکن جماعت کے .... لوگ یہاں پر الفاظ پر نہیں جاتے اور ایسے لوگ مثلاً اہلحدیث کو مسلم نہیں سمجھتے۔ ۔۔ وہ یہاں پر مفہوم لیتے ہیں کہ اوپر کی صفات مسلم کی چند صفات میں سے ہیں ساری نہیں" (ص:۲۳)

④ مزید ارشاد فرماتے ہیں: "عقیدے کو دیکھے بغیر فتویٰ دینا صحیح نہیں، اسی غلط فہمی کی وجہ سے دیوبندی، اہل حدیث، شافعی، مالکی، جنبلی اور حنفی کو مشرک اور کافر سمجھا جاتا ہے۔ اس مفہوم کو لینے کے بعد امراء جماعت خود بری طرح پھنس چکے ہیں۔ اپنے کافر ماں باپ کی ملکیت میں حصہ داری کے لیے اپنے فرقے والے بہن بھائیوں سے لڑتے بھی ہیں۔ جبکہ حدیث میں ہے کہ مسلم کافر کا وارث نہیں (ترمذی) ان کو کافر سمجھتے ہیں اور پھر ساتھ ہی وارث بھی بننے کے لیے تڑپتے ہیں۔ بے نماز اولاد کے لیے مرتد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے؟ حق وراثت سے محروم کرنے کی وصیت کیوں نہیں کرتے۔ (ص:۲۴)

④ مزید فرماتے ہیں: "اوپر کی آیت واحادیث کی موجودگی میں ہم اہلحدیثوں اور دیوبندیوں کو جنتی نہیں سمجھتے بلکہ کہتے ہیں کہ اور احادیث وآیات پر بھی عمل ضروری ہے اور چونکہ باقی آیات واحادیث پر اہل حدیث ودیوبندی عمل نہیں کرتے اس لیے مسلم نہیں ہوئے۔ اس لیے امراء جماعت مسلمین اہلحدیث کو مسلمین نہیں سمجھتے جبکہ اہل حدیث اور دیوبندی جزوی نہیں بلکہ پورے قرآن وحدیث کو مانتے ہیں" (ص:۸۰)

رجوع کے بعد حوالہ چہ معنٰی دارد؟

ان کے سامنے جب اس کتاب کے حوالے دیئے گئے تو فرمانے لگے جب میں اس کتاب سے ہاتھ اٹھا چکا ہوں تو پھر کیوں اس کے حوالے دے رہے ہو؟

ویسے تو ان باتوں کا ہم الحمدللہ جواب دے چکے ہیں یہاں قارئین کے افادہ کے لیے عرض ہے کہ رجوع کسی علمی موقف سے کیا جاتا ہے جب مزید دلائل کی وجہ سے انسان پر اپنی غلطی واضح ہو جاتی ہے، لیکن یہ کوئی علمی معاملات نہیں بلکہ ان کی رجسٹرڈ جماعت کی کیا روش ہے۔ان کے فرقہ پرست ساتھیوں کا کیا طرز عمل ہے ان باتوں کی خبر دی گئی ہے۔

اب ارشاد صاحب یہ خبریں دینے میں یا تو سچے ہیں یا پھر کذب بیانی کے مرتکب۔اگر ان کی جماعت کے لوگ ایسے ہی ہیں تو ارشاد صاحب نے واقعہ کے مطابق خبریں دی ہیں۔اگر ایسے نہیں ہیں تو پھر جناب نے.........!

اور یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ جس وقت ارشاد صاحب نے یہ ساری برائیاں بیان کی تھیں اُس وقت تو ان کے فرقہ کے امراء، علماء اور عوام ایسے ہی تھے بعد میں ارشاد صاحب کی "اصلاح المسلمین" پڑھ پڑھ کر وہ تکفیر سے رجوع کر گئے، تو اعلانیہ رجوع نامہ دکھا دیجیے ہم بیان کر دیں گے کہ پہلے ایسے تھے جیسے بھائی صاحب نے بتایا لیکن اب ایسے نہیں ہیں۔ لیکن اگر ابھی تک رجسٹرڈ فرقہ کا یہی مؤقف ہے تو پھر ہم "گھر کی گواہی" پیش کرنے میں حق بجانب ہیں۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا شرح صدر فرمائے اور انہیں تکفیر کے باطل نظریات سے چھٹکارا عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین

ابوالاسجد محمد صدیق رضا
01دسمبر 2020ء
۱۶ ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ
کراچی